REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم　　وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD.NO.P/GDP-3.

جلد ۳۳　　شمارہ ۶

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

شرح چندہ
سالانہ ۳۰ روپے
ششماہی ۱۵ روپے
ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۸۰ روپے
فی پرچہ ۶۰ پیسے

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور
نائب:- جاوید اقبال اختر

THE WEEKLY BADR QADIAN - 143516

۹ رجمادی الاوّل ۱۴۰۴ھ　　۹ رتبلیغ ۱۳۶۳ ہش　　۹ رفروری ۱۹۸۴ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۵ رتبلیغ (فروری)۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارہ میں موصولہ مورخہ ۴ فروری کی تازہ اطلاع مظہر ہے کہ ۔۔۔ "حضور پُرنور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔" الحمد للہ۔ احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت ... درازیٔ عمر اور مقاصد عالیہ میں فائز المرامی کے لئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۵ رتبلیغ (فروری) حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں الفضل مورخہ ۴ فروری کے ذریعہ موصولہ تازہ اطلاع مظہر ہے کہ ۔۔۔ عام طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے لیکن ٹانگوں میں درد اور کمزوری ... ہے۔ احباب حضرت سیدہ ممدوحہ کی کامل صحت اور درازیٔ عمر کے لئے بھی دعائیں کرتے رہیں۔

● محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب، ناظر اعلیٰ و امیر مقامی مع محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ و جملہ درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

دین کے معاملے میں خدا تعالیٰ نے ہمیشہ کیلئے جبر و اکراہ ختم کر دیا ہے

اے احمدیو! پوری سنجیدگی سے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے اکٹھے ہو جاؤ اور ساری دنیا میں اسلامی عدل قائم کرنے کی کوشش کرو

اے احمدی! محمد مصطفیٰ کی عزت کی خاطر جو تیغ بھی تجھ پر چلایا جائے اسے خوشی سے قبول کر!

عدل، احسان اور ایتاء ذی القربیٰ کے اسلامی فلسفے پر جلسہ سالانہ ربوہ کے آخری روز حضور ایدہ اللہ کا بصیرت افروز معرکۃ الآراء خطاب

ربوہ ۲۸ رفتح (دسمبر)۔ جماعت احمدیہ کے ۹۱ ویں جلسہ سالانہ کے آخری روز ۲۸ دسمبر ۱۹۸۳ء کو دوسرے اجلاس میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اختتامی خطاب فرمایا۔ اختتامی اجلاس کی کارروائی کا باضابطہ آغاز نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے بعد تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم قاری محمد عاشق صاحب نے کی۔ بعد ازاں مکرم غلام سرور صاحب شیخوپورہ نے حضرت مصلح موعودؓ کا شیریں منظوم کلام ؎

"بڑھتی رہے خدا کی محبت خدا کرے"

ترنم سے پڑھ کر سنایا۔ بعد ازاں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہفت روزہ "لاہور" لاہور کے ایڈیٹر مکرم ثاقب زیروی صاحب کو دعوت دی۔ محترم ثاقب صاحب موصوف نے اپنی تازہ نعت اپنی مخصوص خوش الحانی سے سنائی۔ اس نعت کا مطلع تھا ؎

"جمال چہرۂ وفا کے قصے کمال صدق و صفا کی باتیں
جو ہو سکے تو سنائے جاؤں تمہیں حبیب خدا کی باتیں"

اُن کے اس شعر پر بہت ہی زوردار نعرہ ہائے تحسین و تکبیر بلند ہوتے ؎

"میں داعیٔ دین مصطفیٰ ہوں فدائی دین مجتبیٰ ہوں
خدا کسی کی زبیر سے دل کو بھی سزا و جزا کی باتیں"

حضور ایدہ اللہ کا خطاب:

ثاقب صاحب کی نظم کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ منبر پر تشریف لائے۔ تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے آیت قرآنی

"اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآئِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ ۚ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝"

حضور نے فرمایا۔ گزشتہ سال میں نے عدل، احسان اور ایتاء ذی القربیٰ کے مضمون کا آغاز کیا تھا۔ اور گزشتہ سال صرف عدل کے بارے میں بیان کیا تھا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے دین کے معاملے میں عدل کا مضمون واضح فرمایا۔ حضور نے فرمایا۔ قرآن کریم نے ہر قسم کے اکراہ کو مذہب سے بالکل ختم کر دیا ہے اور انسان کو کامل آزادی عطا کی ہے کہ کسی مذہب میں داخل ہونے میں یا اس سے نکلنے میں کوئی جبر نہیں۔ اسلام نے یہ بتا دیا ہے کہ تلوار کے زور سے کبھی دلوں کو جیتا نہیں جا سکتا۔ حضور نے فرمایا اگر جبر کا حق کسی کو دنیا میں دیا جا سکتا تو اس کے حقدار صرف اور صرف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ کیونکہ آپؐ سب سے زیادہ حق پر تھے اور آپؐ ہی تھے جن کی خاطر یہ کائنات پیدا کی گئی۔ لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جبر کا حق نہیں دیا گیا اور اللہ نے کہا کہ تیرا کام صرف نصیحت کرنا ہے۔ کوئی مانے یا نہ مانے۔

حضور نے تاریخ اسلام کا ایک اہم واقعہ بیان کیا کہ ایک کافر کو ایک صحابیؓ نے جنگ میں جب قتل کرنا چاہا تو عین اس وقت اس کافر نے کلمہ پڑھ دیا۔ مگر صحابیؓ نے یہ جان کر کہ یہ اپنی جان کے خوف سے کلمہ پڑھ رہا ہے، اس کو قتل کر دیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ساری بات جاننے کے بعد سخت ناراض ہوئے۔ اور فرمایا

"کیا تم نے اس کا سینہ چیر کر دیکھا تھا کہ وہ دل سے مسلمان ہوا ہے یا نہیں"

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے روز اس شخص کا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہنا تمہارے خلاف گواہی دے گا۔ آنحضرتؐ کی اس بات کو سن کر وہ صحابیؓ کانپ اٹھے۔

حضور ایدہ اللہ نے بعض لوگوں کے طرز عمل کے ضمن میں اپنی پُرجلال آواز میں فرمایا، وہ ایک شخص تو یہ سن کر کانپ گیا تھا کہ اس کے خلاف لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ گواہی دے گا۔

(باقی دیکھئے صفحہ ۹ پر)

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"

(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش:- عبدالرحیم، عبدالرؤف مالکان حمید ساڑی مارٹ۔ صالح پور۔ کٹک (اڑیسہ)

ملک صلاح الدین ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۹ر تبلیغ ۱۳۶۳ ہش

"وقفِ جدید" — ستائیسویں ۲۷ سال میں

مذہبی دُنیا میں وقتاً فوقتاً منصّۂ شہود پر آنے والی رُوحانی تحریکات کے مؤید ومنجانب اللہ ہونے کا اس سے بڑھ کر ثبوت اور کیا ہو سکتا ہے کہ اُن کی داغ بیل ایسے راستبازوں کے ذریعہ رکھی جاتی ہے جو بذاتِ خود اللہ تعالیٰ کی صفاتِ کاملہ کے مظہر اور قدم قدم پر اس کی غیبی تائید و نصرت کے حامل برگزیدہ رُوحانی وجود ہوتے ہیں۔ مگر یہ حقیقت صرف اُن پاکباز انسانوں ہی کو نظر آتی ہے جن کی نگاہ رُوحانی بصیرت سے آشنا ہوتی ہے۔ جبکہ ظاہر بین نگاہیں جو نورِ بصیرت سے یکسر عاری ہوتی ہیں اُن کی خاطر جمعی کے لئے ایسی کسی بھی تحریک کے مؤید و منجانب اللہ ہونے کا حتمی ثبوت اُس کی غیر معمولی مقبولیت اور حیرت انگیز انقلابی تاثیرات ہی ہُوا کرتی ہیں۔

اِس جہت سے جب ہم سیدنا حضرت اقدس المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کی جاری فرمودہ بابرکت آسمانی تحریک وقفِ جدید کا جائزہ لیتے ہیں تو یہ تحریک اپنے مہتم بالشان اغراض و مقاصد اور بہت مختصر سے عرصہ میں محیّر العقول انقلابی تاثیرات پیدا کرنے کی بناء پر ان ہر دو معیاروں کو بطریقِ احسن پُورا کرتی دکھائی دیتی ہے، جس کا سرسری اندازہ اِس امر سے [illegible] سکتا ہے کہ آج سے ۲۷ سال قبل ۲۷ر دسمبر ۱۹۵۷ء کو جب [illegible] اقدس المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس بابرکت تحریک کا باضابطہ اجراء فرمایا تھا تو اس کی حیثیت محض ایک بیج کی مانند تھی۔ مگر آغاز کار چونکہ خدا تعالیٰ کے ایک موعود خلیفہ برحق کی زبانِ مبارک سے ہُوا تھا اس لئے اللہ تعالیٰ نے اسے آناً فاناً وہ غیر معمولی مقبولیت عطا فرمائی کہ آج وہی معمولی بیج ایک تناور درخت کی حیثیت اختیار کر چکا ہے۔ جس کے شاندار نتائج ہم بچشمِ خود اس رنگ میں مشاہدہ کر رہے ہیں کہ جہاں گزشتہ ایک سال کے مقابلہ میں اس تحریک کے بجٹ میں بیک وقت تین لاکھ بیس ہزار روپے کا اضافہ ہو کر موجودہ بجٹ قریباً بارہ لاکھ روپے کی حدود کو چھُو چکا ہے وہاں اس کے تحت برصغیر ہند و پاک کے دیہات میں اسلام و احمدیت کا لازوال رُوحانی پیغام پہنچانے میں واقفینِ زندگی مُعلّمین کی ایک اچھی خاصی تعداد دن رات مصروفِ عمل ہے۔ جس کے نتیجہ میں ہزاروں سعید روحیں حلقہ بگوشِ اسلام ہو رہی ہیں۔

جہاں تک اِس بابرکت تحریک کے اغراض و مقاصد کا تعلق ہے ان کی اہمیت کا اندازہ خود بانیٔ تحریک وقفِ جدید سیدنا حضرت اقدس المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کے اُس ارشاد سے کیا جا سکتا ہے جو حضور رضؓ نے اس تحریک کا باضابطہ اجراء کرنے سے قبل ۹ر جولائی ۱۹۵۷ء کے خطبہ عید الاضحیٰ میں بایں الفاظ فرمایا:-

"مَیں چاہتا ہوں کہ اگر کچھ نوجوان ایسے ہوں جن کے دلوں میں یہ خواہش پائی جاتی ہو کہ وہ حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ اور حضرت شہاب الدین صاحب سُہروردیؒ کے نقشِ قدم پر چلیں تو جس طرح جماعت کے نوجوان اپنی زندگیاں تحریکِ جدید کے ماتحت وقف کرتے ہیں وہ اپنی زندگیاں براہِ راست میرے سامنے وقف کریں تاکہ مَیں اُن سے اپنے طریق پر کام لوں۔ کہ وہ مسلمانوں کو تعلیم دینے کا کام کر سکیں۔ وہ مجھ سے ہدایتیں لیتے جائیں۔ اور اس ملک میں کام کرتے جائیں۔ ہمارا ملک آبادی کے لحاظ سے ویران نہیں۔ لیکن رُوحانیت کے لحاظ سے بہت ویران ہو چکا ہے۔ اور آج بھی اس میں چشتیوں کی ضرورت ہے، سہروردیوں کی ضرورت ہے۔ اور نقشبندیوں کی ضرورت ہے۔ اگر یہ لوگ آگے نہ آئے اور حضرت معین الدین صاحب چشتیؒ، حضرت شہاب الدین صاحب سہروردیؒ اور حضرت فرید الدین صاحب شکر گنجؒ جیسے لوگ پیدا نہ ہوئے تو یہ مُلک رُوحانیت کے لحاظ سے اور بھی ویران ہو جائے گا۔ جتنا مکّہ مکرمہ کسی زمانہ میں آبادی کے لحاظ سے ویران تھا۔"

(الفضل ۶ر فروری ۱۹۵۸ء)

تحریک وقفِ جدید کے ان مہتم بالشان اغراض و مقاصد کو آج کے [illegible] بطریقِ احسن پُورا کرنے کے لئے جہاں اس کے مالی نظام کو اور بھی زیادہ مضبوط اور مستحکم کرنے کی ضرورت ہے وہاں جماعتی تعلیم و تربیت اور اِصلاح و ارشاد کے کام کو مزید وسعت دینے کے لئے اِس تحریک کو بکثرت ایسے مخلص اور باہمّت نوجوانوں کی بھی ضرورت ہے جن کے اندر اسلام و احمدیت کی تبلیغ کا حقیقی جوش اور دلی تڑپ کارفرما ہو۔

ہمارے پیارے امام سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۶ر جنوری ۱۹۸۴ء کے خطبۂ جمعہ میں وقفِ جدید کے ۲۷ ویں سال کے آغاز کا اعلان فرماتے ہوئے افرادِ جماعت کو اِس تحریک کے اِن ہی اہم تقاضوں کو پُورا کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ ہمیں اُمید ہے کہ فرزندانِ احمدیت اپنے آقا کی آواز پر والہانہ لبیک کہتے ہوئے اِس باب میں اخلاص و قربانی کا قابلِ رشک نمونہ دکھائیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی۔ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہٗ ہی کے بابرکت الفاظ میں ہماری دُعا ہے کہ ؎

اُٹھتا رہے ترقی کی جانب قدم ہمیش
ٹُوٹے کبھی تمہاری نہ ہمت خُدا کرے

◎

خورشید احمد انور

دِل میں اِک عزم و تہیّہ کر لیں!

ایک دِن سارے گُزر جائیں گے — مَوت آئے گی تو مَر جائیں گے
دائمی گھر ہے ہر اِک کا عُقبیٰ — جو اِدھر ہیں وہ اُدھر جائیں گے
ہیں سب انسان اُسی سَمت رواں — منزل آئی تو اُتر جائیں گے
عُمر کی نیّا ہے سرگرمِ سفر — ایک دِن پار اُتر جائیں گے
جسم سے رُوح نکل جائے گی — جتنے ذرّے ہیں بکھر جائیں گے
ساتھ ہی اچھے بُرے سب اَعمال — صُورتِ رختِ سفر جائیں گے
بدلہ پالیں گے خُدا سے اُن کا — کام ہم جیسے بھی کر جائیں گے
مشعلِ راہ ہو قرآں جن کا — وہ بہر حال سُدھر جائیں گے
جن کا ہر آن ہو سُنّت پہ عمل — اُن کے اعمال سنْور جائیں گے
پھنس کے عصیاں کے تلاطم میں بھی — فضلِ مولیٰ سے وہ تر جائیں گے
کاش سب لوگ یہاں یہ سوچیں — مر کے آخر وہ کِدھر جائیں گے
آیا فِردوس میں جانا ہوگا — یا کہ فی نارِ سَقَر جائیں گے
دِل میں اِک عزم و تہیّہ کر لیں — اِس طرف یا کہ اُدھر جائیں گے

کوئی بدبخت ہی ہوگا جو کہے
ہم تو جی سُوئے سَقَر جائیں گے

محمد صدیق امرتسری سابق مُبلّغ مغربی افریقہ

یہ اللہ تعالیٰ کی محبت ہی ہے جو معجزے دکھاتی ہے

میرا پیغام یہی ہے کہ خدا تعالیٰ کی محبت اور اسلام کی تبلیغ میں دیوانے بن جائیں!

نگمبو جماعت کو اللہ تعالیٰ نے شہادت کا اعزاز بخشا ہے جو بہت بڑا انعام ہے

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ رشید احمد شہید مرحوم کے خون کے ہر قطرے سے ایک نیا رشید پیدا کرے

جماعت احمدیہ نگمبو (سری لنکا) سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا بصیرت افروز خطاب۔ فرمودہ ۱۰ / اخاء ۱۳۶۲ ہش / اکتوبر ۱۹۸۳ء

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

"اللہ تعالیٰ کا یہ بہت بڑا احسان ہے کہ اس نے آج مجھے اور میرے ساتھیوں کو نگمبو میں آنے کی توفیق عطا فرمائی۔

سیلون کی سب سے مستعد جماعت:

جماعت احمدیہ نگمبو کے متعلق ہم نے بہت پہلے سے سن رکھا تھا کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے سیلون میں یہ سب سے زیادہ مستعد اور قربانی کرنے والی جماعت ہے۔ لیکن میں نے یہاں آکر دیکھا کہ کولمبو کی جماعت میں بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت اخلاص پایا جاتا ہے۔ اور وہاں کے خدام بھی اور انصار بھی بنیادی طور پر بہت اچھے احمدی ہیں۔ مگر معلوم ہوتا ہے کہ شہر کے فاصلے زیادہ ہونے کی وجہ سے اور اکٹھا مرکز نہ ہونے کی وجہ سے ان میں تنظیم اور تربیت کی کمی ہے۔ آپ لوگ چونکہ چھوٹی جگہ پر رہتے ہیں اور خدا تعالیٰ کے فضل سے آپ کی اقتصادی حالت بھی عموماً اچھی معلوم ہوتی ہے۔ پھر ایک دوسرے سے ملنے اور بھائی چارہ کا موقع بھی زیادہ ملتا ہے۔ اس لئے آپ کے چہروں پر زیادہ بشاشت نظر آرہی ہے۔ دو دن پہلے جب آپ کی مستورات بھی کولمبو گئیں تو میری اہلیہ اور میری بچیوں نے بھی مجھے یہی بات بتائی کہ نگمبو کی عورتوں میں بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے بڑی محبت اور اخلاص پایا جاتا ہے۔ اور ان سب کے چہروں سے احمدیت کی محبت ٹپکتی ہے۔ تعداد کے لحاظ سے آپ کولمبو کے احمدیوں سے کچھ زیادہ لگتے ہیں۔ کیونکہ چندہ دہندگان کے جو اعداد و شمار ہمارے سامنے آئے ہیں ان سے پتہ لگتا ہے کہ آپ ان سے زیادہ نہیں تو برابر ضرور ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ وہاں تعداد زیادہ ہو لیکن چندہ دہندگان کم ہیں۔ ان کی تحقیق میں نے ابھی نہیں کروائی۔ مگر جو لسٹیں (LISTS) پیش ہوئی ہیں ان سے تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ آپ لوگ تعداد میں کچھ زیادہ ہی ہیں۔ اب کولمبو اور نگمبو کی دونوں جماعتوں کا مقابلہ ہے دیکھنا یہ ہے کہ کون جلدی پھیلتا ہے۔ اور کون زیادہ تیزی کے ساتھ اپنی جماعت کو اس قابل بناتا ہے کہ سری لنکا میں احمدیت کا مرکز کولمبو کی بجائے نگمبو بن جائے یا نگمبو کی بجائے کولمبو ہی مرکز بنا رہے۔

جماعت نگمبو کا اعزاز:

یاد رکھیں جماعت احمدیہ کوئی سیاسی جماعت نہیں ہے ہمارا دنیا کے جغرافیوں سے کوئی تعلق نہیں۔ ساری دنیا کا جو پہلا مرکز تھا وہ مکہ مکرمہ تھا اور اب بھی ہے۔ اور اس کا دنیا کے مرکزی شہروں سے کوئی دور کا بھی تعلق نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں اسلام کی خاطر جب دوبارہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمودات کے مطابق ایک امتی نبی کو بھیجا تو قادیان کو چنا جو نہ ہندوستان کا مرکز تھا نہ پنجاب کا۔ بلکہ ایک معمولی اور چھوٹا سا گاؤں تھا۔ لیکن اب وہ ساری دنیا میں تحریک احمدیت کا مرکز بن گیا ہے۔ اس لئے یہ ہرگز ضروری نہیں کہ جماعت احمدیہ سری لنکا کا مرکز بھی کولمبو ہی ہے۔ اب آپ کی دوڑ ہے اور آپ کو خدا کے فضل سے بہت اچھا موقع ملا ہے۔ اگر آپ نمایاں طور پر آگے نکل جائیں اور پھیل جائیں تو آپ کولمبو سے مرکز چھین کر یہاں لا سکتے ہیں۔ آپ کی جماعت کو خدا تعالیٰ نے ایک بہت بڑا اعزاز بخشا ہے جو دنیا میں بہت کم لوگوں کو نصیب ہوتا ہے۔ اس دور میں شہادت کا اعزاز اللہ تعالیٰ کا ایک بہت بڑا انعام ہے۔ شہید خود بھی زندہ ہو جاتا ہے اور جن لوگوں میں پیدا ہوتا ہے ان کو بھی زندہ کر جاتا ہے۔ اس لئے میری دعا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اس شہادت کا اتنا انعام عطا فرمائے کہ آپ کے دل اپنے رب سے راضی ہو جائیں۔ اور شہید مرحوم کی زندگی آپ کی زندگی بن جائے۔ اور آپ کے اندر کثرت کے ساتھ ایسے روحانی لوگ پیدا ہوں جو تبلیغ اسلام کے اعلیٰ مقصد کے لئے جان کی بازی لگا دینے سے بھی دریغ نہ کریں۔

تبلیغ کا سب سے بڑا ہتھیار:

کل میں نے کولمبو میں بھی جماعت کو نصیحت کی تھی کہ تبلیغ کے لئے سب سے بڑا ہتھیار اللہ تعالیٰ کا تعلق ہے۔ آپ کو بھی میں یہی نصیحت کرتا ہوں کہ علم سے بھی تو رنگین لیکن اللہ تعالیٰ کی محبت اور اس کا پیار بھی حاصل کریں۔ کیونکہ سب سے زیادہ اثر دکھانے والا ہتھیار یہی ہے۔ جس شخص کو یہ نصیب ہو جاتی ہے وہ لازماً دنیا پر فتح پا لیتا ہے۔ اس لئے اگر آپ اس علاقے میں پھیلنا چاہتے ہیں۔ اگر آپ یہ چاہتے ہیں کہ آپ کو روحانی غلبہ عطا ہو تو اس کا طریق صرف اور صرف یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ سے محبت اور پیار کا تعلق جوڑیں۔ اپنے بچوں کو بھی اور عورتوں کو بھی خدا کی محبت اور اس کی عبادت کرنا سکھائیں۔ اور خود بھی اللہ کی محبت اور یاد میں زندگی بسر کرنا سیکھ لیں۔ اللہ تعالیٰ کی محبت یہ ایک ایسی عجیب طاقت ہے کہ وہ انسان کی ساری زندگی کی کایا پلٹ دیتی ہے۔ اور ان لوگوں میں حیرت انگیز انقلاب برپا کر دیتی ہے جو خدا کی محبت اختیار کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے محبت کرنے والوں کے ساتھ خدا کی ساری قدرتیں شامل حال ہو جاتی ہیں۔ خدا کی ساری طاقتیں ان لوگوں کے وجود میں داخل ہو جاتی ہیں جو خدا سے پیار کرتے ہیں۔ وہ ان کی تائید میں حیرت انگیز نشان ظاہر فرماتا ہے۔ اور دنیا کی آنکھیں دیکھ لیتی ہیں کہ آپ

"اسلام حقیقی معرفت عطا کرتا ہے!"
(ملفوظات جلد ہشتم)

پیشکش: گلوب ایکسپورٹ اینڈ مینوفیکچررس ۶/۲۲ راجندرا سرانی کلکتہ ۷۰۰۰۷۳
فون: 27-0441
کیبل: "GLOBEXPORT"

یہ کچھ مختلف لوگ ہیں۔ تم بھی ایسے ہو سکتے ہو۔ سکتے تھے اب یہ ہم جیسے نہیں رہے۔ اُن کے اندر کچھ ایسی تبدیلیاں پیدا ہو گئی ہیں جو عام دنیا والوں میں دکھائی نہیں دیتیں۔

محبتِ الٰہی کی برکات: یہ عجیب بات ہے جو دنیا میں ظاہر ہوتی ہے کہ وہ لوگ جو دُنیا کے لحاظ سے جاہل ہوتے ہیں جن کو علم نہیں ہوتا وہ جب خُدا کی محبت میں سرگرداں ہوتے ہیں تو محبتِ الٰہی ان کو ایسا علم عطا کرتی ہے اُن کو ایسی معرفت عطا کرتی ہے کہ وہ ساری دنیا کے استاد بن جاتے ہیں۔ تاریخ اسلام کو اُٹھا کر دیکھیں حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کس مُلک میں اور کس زمانہ میں پیدا ہوئے تھے۔ آج سے چودہ سو سال پہلے جبکہ ساری دُنیا میں جہالت کا دَور دَورہ تھا۔ اس وقت سب سے زیادہ جاہل ملک یعنی عرب میں آپؐ پیدا ہوئے۔ پڑھنا لکھنا نہیں جانتے تھے لیکن ایک چیز تھی جو آپؐ کو سب سے زیادہ عطا ہوئی تھی۔ اور وہ تھی اللہ تعالیٰ کی محبت۔ وہی محبت آپؐ کی قوت بھی بن گئی جس نے آپؐ کے لئے ایک ایسا عظیم الشان معجزہ دکھایا کہ آپؐ کی قوم دُنیا میں سب سے طاقتور قوم بن گئی۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ جہالت کے گہوارے میں پیدا ہونے والے لوگ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی کی برکت سے دُنیا کے معلّم بن گئے۔ اور دُنیا میں علم و ہدایت کا چشمہ مکّہ سے پھوٹنے لگا۔ اللہ تعالیٰ کی محبت میں ان کو صرف دینی اور رُوحانی علوم ہی عطا نہیں کئے گئے بلکہ دنیوی علوم میں بھی ان کو دُنیا کی باقی قوموں پر فضیلت عطا کی گئی اور ایک وقت ایسا تھا کہ دُنیا دین سیکھنے کے لئے ہی نہیں بلکہ دنیا کے علوم سیکھنے کے لئے بھی اسلامی دُنیا کی طرف رُخ کرتی تھی۔

پس یہ الٰہی محبت ہی ہے جو ہر رنگ اختیار کر لیتی ہے۔ انسان کو جس چیز کی ضرورت ہو اللہ کی محبت اس کے لئے وہی چیز بن جاتی ہے۔ خدا کی راہ میں جو دُکھ اُٹھانے پڑتے ہیں یہ اللہ کی محبت ہی ہے جو ان دکھوں میں پہنچنے والے زخموں کی مرہم بن جاتی ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی محبت ہی ہے جو انسان کے لئے شفا بن جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی محبت دکھوں کا مداوا بن جاتی ہے۔ دکھوں کو لذتوں میں بدل دیتی ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالیٰ کی محبت کی تعریف کرتے ہوئے اپنے ذاتی تجربہ کی بناء پر فرماتے ہیں ؎

اے محبت عجب آثار نمایاں کردی ؎ زخم و مرہم برہِ یار تو یکساں کردی

کہ اے محبت تو عجیب آثار دکھا رہی ہے۔ تو نے حیرت انگیز کرشمے دکھا دیئے یہاں تک کہ میرے محبوب کے رستے میں لگنے والے زخموں کو اور مرہم کو تو نے ایک ہی چیز بنا دیا ہے خدا کے رستے میں جو زخم اُٹھانے پڑتے ہیں وہ زخم زخم نہیں بلکہ مرہم بن جاتے ہیں۔ دُنیا ان لوگوں کو پہچان نہیں سکتی، وہ بھی مجبور ہے کیونکہ اُن کی نظر میں یہ دکھ ہی ہیں۔ ظاہر ہے وہ لوگ جو زخم کھا کر لذتیں پا رہے ہوں ان کو دُنیا کیسے پہچان سکتی ہے۔ اسی لئے دُنیا ان لوگوں کو دیوانہ اور پاگل کہتی ہے۔ انبیاء علیہم السلام کو اپنے ربّ کریم سے سب سے زیادہ محبت ہوتی ہے۔ اس لئے سب سے زیادہ انہی کو دیوانہ کہا جاتا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس محبت کا نام دیوانگی بھی رکھتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ ؎

تا نہ دیوانہ شدم ہوش نیامد بسرم ؎ اے جنوں گرد تو گردم کہ چہ احساں کردی

جب تک میں اپنے ربّ کی محبت میں دیوانہ نہیں ہو گیا مجھے کوئی ہوش نہیں تھا۔ مجھے تو عقل بھی خدا کی محبت میں دیوانہ ہونے کے نتیجہ میں آئی ہے۔ اے عشقِ الٰہی کے جنون! اور اے محبت کی دیوانگی!! میں تو تیرے گرد طواف کرتا ہوں۔ تو نے مجھ پر عجیب احسان کیا ہے کہ دیوانگی کے نتیجہ میں مجھے فرزانگی اور عقل عطا کر دی ہے۔

دُنیا کی محبت اور اللہ کی محبت میں فرق: اگر ہم دُنیا پر ذرا نظر دوڑا کر دیکھیں تو یہ بات معلوم کرنی مشکل نہیں کہ محبت بظاہر ہر جگہ ایک ہی طرح کے اثر دکھاتی ہے۔ اور دنیا کی محبت والے بھی دیوانے ہو جایا کرتے ہیں۔ مجنوں کے متعلق یہ قصہ مشہور ہے کہ وہ شہروں کو چھوڑ کر صحراؤں میں بس گیا۔ وہ محبت ہی کی دیوانگی تھی جس نے اُسے شہروں کی بجائے صحرا نوردی پر مجبور کیا۔ لیکن یہ مشابہت بس اتنی ہی ہے اس سے آگے نہیں بڑھتی۔ اس کے بعد ان دونوں محبتوں میں بڑی نمایاں تبدیلی پیدا ہوتی ہے۔ ان کے اثرات بالکل مختلف ہوتے ہیں۔ مجنوں کی طرح خدا کی محبت کرنے والوں کے متعلق بھی ہمیں علم ہے کہ انہوں نے شہروں کو چھوڑا اور صحراء میں چلے گئے۔ لیکن ان کے لئے پھر صحراء شہر بنا دیئے گئے جب کہ دُنیا کی محبت کرنے والوں کے صحراء صحراء ہی رہے۔ اور وہ ان صحراؤں میں کھو گئے۔ اور ان کا کوئی نشان باقی نہیں رہا۔

خُدا کی محبت کے دیوانوں کی مثالیں: پس ایک مجنوں تو وہ ہے جو دنیا کا مجنوں تھا۔ اُس نے بھی شہر چھوڑے اور ویرانوں میں آباد ہوا۔ لیکن ویرانے اس کو کھا گئے۔ اور اس کا نشان اب کتابوں، قصوں اور کہانیوں کے سوا کہیں نہیں ملتا۔ لیکن ایک خدا کی محبت کا مجنوں وہ تھا جو ابراہیم علیہ السلام کی شکل میں ہمیں نظر آتا ہے۔ اس نے بھی خدا کی محبت میں شہر چھوڑے اور ویرانے میں اپنی اولاد کو آباد کیا۔ لیکن جہاں اس کی اولاد آباد ہوئی اب وہ ساری دُنیا کے مسلمانوں کا مرکز بن چکا ہے۔ اور دُنیا کا کوئی ایسا شہر نہیں جس کی زیارت کے لئے اس کثرت سے لوگ جاتے ہوں جتنے آج مکّہ کی زیارت کے لئے جاتے ہیں۔ پھر حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھیں کس طرح خدا کی محبت آپؐ کو شہروں کی رونق سے ہٹا کر غاروں میں لے گئی۔ آپؐ نے غارِ حرا میں چھپ کر اپنے ربّ کو یاد کرنا شروع کیا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو غار کے اندھیروں میں نہیں رہنے دیا۔ بلکہ اس سے نکالا۔ اور رفعتوں پر رفعتیں عطا کیں۔ یہاں تک کہ نبیوں میں سے سب سے بلند مقام عطا کیا۔ جو سورج اور چاند سے کہیں زیادہ بڑھ کر روشن تھا اور آج ساری دُنیا کے رُوحانی آسمان کے آپؐ سورج کہلاتے ہیں۔ اور یہ نام آپؐ کو خُدا نے قرآن کریم میں عطا فرمایا ہے۔ [1]

حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی محبتِ الٰہی: چنانچہ اس زمانہ کے انسان کو یہ یقین دلانے کے لئے کہ اللہ تعالیٰ کی محبت جس طرح گزشتہ زمانوں میں حیرت انگیز کرشمے دکھاتی تھی، اس زمانے میں بھی وہ حیرت انگیز کرشمے دکھا سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیجا۔ آپ نے بھی خدا تعالیٰ کی محبت کی خاطر شہرت کو چھوڑا۔ اور گمنامی اختیار کی۔ اپنے خاندان کی عزتوں کو ترک کیا۔ اور مسجد کے گوشوں میں جا چھپے۔ اور اپنے ربّ کی یاد میں محو ہو گئے۔ آپؐ کا خاندان علاقے کا ایک معزز خاندان تھا۔ جن کے نزدیک مولوی بننا ایک ذلت کی بات تھی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے والد سخت پریشان اور شرمندہ تھے کہ میرے بیٹے کو کیا ہو گیا ہے۔ یہ خاندانی عزت کے رستے چھوڑ کر دین کے گمنام رستے پر چل پڑا ہے۔ چنانچہ جب بھی اُن سے کوئی پُوچھا کرتا تھا کہ آپ کا بیٹا کہاں ہے تو وہ شرمندگی کے ساتھ اور غصّے کے اظہار کے طور پر یہ کہتے تھے کہ جاؤ مسجد میں دیکھو، کسی صف میں لپٹا ہوا ہو گا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے پھر وہی سلوک فرمایا۔ خدا کی محبت نے ایک بار پھر وہی کرشمہ دکھایا گمنامی کے گوشے سے نکال کر آج آپ کی تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچا دیا ہے۔ چنانچہ اس عشق اور محبت کے معجزے کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں ؎

میں تھا غریب و بے کس و گمنام و بے ہنر ؎ کوئی نہ جانتا تھا کہ ہے قادیاں کدھر

لوگوں کی اس طرف کو ذرا بھی نظر نہ تھی ؎ میرے وجود کی بھی کسی کو خبر نہ تھی

اب دیکھتے ہو کیسا رجوعِ جہاں ہوا ؎ اک مرجعِ خواص یہی قادیاں ہوا

پس یہ محبت ہی ہے جو یہ معجزے دکھاتی ہے۔ اسی محبت نے قادیان کی گمنام بستی کو آج سارے عالم میں شہرت بخشی ہے۔ اور دُنیا کا کوئی کونہ نہیں جہاں قادیان کا نام نہ پہنچ گیا ہو۔

پس آج اگر اس چھوٹی سی بستی نگمبو کو سری لنکا کا مرکز بنانا چاہتے ہیں تو یہی ایک ذریعہ ہے جو آپ کو میسر ہے کہ اللہ سے محبت کرنے والے پیدا کر دیں۔ خدا کے پیار سے اپنے گھروں کو رونق بخشیں۔ اپنے دلوں کو محبتِ الٰہی کے رنگا رنگ پھولوں سے سجائیں۔ پھر دیکھیں آپ پر کس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل نازل ہوتے ہیں۔ اور نگمبو سری لنکا میں احمدیت کا مرکز بن جاتا ہے۔ اور سب کی نظریں محبت اور پیار کے ساتھ آپ کی طرف اُٹھنے لگتی ہیں۔

ایک نگمبو کافی نہیں: لیکن زمانہ بڑی تیزی کے ساتھ تباہی کی طرف بڑھ رہا ہے۔ آج ہمیں ایک نگمبو کام نہیں آسکتا۔ آج تو ہمیں یہاں کی بستی بستی کو احمدیت کا نگمبو بنانا پڑے گا۔ جس طرح حضرت مسیح علیہ السلام کے حواری درویشوں کی طرح نکل کھڑے ہوئے تھے، اُن کے ہاتھ میں کوئی ہتھیار نہیں تھا۔ ان کی جیب میں کوئی دولت نہیں تھی۔ صرف اللہ کی محبت کا نام لے کر وہ دُنیا میں نکلے اور آخر کار انہوں نے ساری رومن سلطنت کو عیسائی بنا لیا۔ آپ تو مسیحِ محمدی کے غلام

[1] حضور کا اشارہ سُورہ احزاب کی اس آیت کی طرف ہے جس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یٰٓاَیُّھَا النَّبِیُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ شَاھِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا ۙ وَّدَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا ۝

کوڈیاتھور میں منعقدہ ۲۶ویں آل کیرالہ احمدیہ مسلم کانفرنس کیلئے

حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا

رُوح پرور پیغام

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ٭ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ ھُوَ النَّاصِرُ

عزیز بھائیو اور بہنو ! اَلسَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ وَرَحۡمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

مجھے یہ معلوم کرکے بہت خوشی ہوئی ہے کہ جماعتہائے احمدیہ کیرالہ اپنا سالانہ جلسہ مورخہ ۱۳-۱۴-اور ۱۵ر جنوری کو KODYATHUR میں منعقد کر رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کو بہت بابرکت کرے۔ اسے کیرالہ میں اور تمام بھارت میں اشاعت اسلام کا ذریعہ بنائے اور اس میں شامل ہونے والوں کو اپنے فضلوں سے نوازے۔ اور انہیں یہ توفیق عطا فرمائے کہ وہ جو کچھ اس جلسہ میں سیکھیں اس پر عمل کر سکیں۔ آمین۔

گزشتہ سال مشرق بعید کے دورہ سے واپسی پر سری لنکا میں بھارت کی جماعتہائے احمدیہ کے احباب اور نمائندگان سے ملنے اور ان کے حالات معلوم کرنے اور تبلیغ اسلام کے لئے نئی تجاویز سوچنے اور نئے منصوبے تیار کرنے کا موقعہ بھی ملا تھا۔ اور اس موقعہ پر خدا تعالیٰ کی طرف سے سپرد کی گئی اس عظیم ذمہ داری کو پورا کرنے کے لئے مَیں نے ہدایات بھی دی تھیں۔ مجھے اُمید ہے کہ آپ اور بھارت کے دیگر احمدی دوست ان ہدایات پر عمل کرنے کے لئے کوشاں ہوں گے۔ اور تبلیغ اسلام کے کام کو وسیع کرنے کے لئے مقدور بھر کوشش کر رہے ہوں گے۔

حقیقت یہ ہے کہ آج دنیا کا ہر ملک اور ہر قوم ایک عظیم خطرے سے دوچار ہے اور ایک بھیانک تباہی اس کی منتظر ہے۔ انسانیت کو اس عظیم خطرے اور تباہ کن انجام سے بچانے کے لئے ہی خدا تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو قائم کیا ہے۔ پس آپ کے اس جلسہ کے موقع پر مَیں آپ کو اس طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ اپنی اس ذمہ داری کا احساس کریں اور تمام دُنیا کو تباہی سے بچا کر فلاح اور کامیابی اور امن اور سلامتی کی راہ پر لے جانے والی اس عظیم مہم کے لئے اپنے آپ کو اور اپنے بیوی بچوں کو تیار کریں۔ تقویٰ کی راہ پر قدم ماریں۔ دُنیا اور اس کی لذتوں پر فریفتہ مت ہوں کہ وہ خدا سے جُدا کرتی ہیں۔ اپنے خالق و مالک سے اپنے پیوند کو مضبوط کریں۔ خدا کے لئے تلخی کی زندگی کو اختیار کریں کہ وہ درد جس سے خدا راضی ہو اس لذت سے بہتر ہے جس سے خدا ناراض ہو جائے۔ اور وہ شکست جس سے خدا خوش ہو جائے اس فتح سے بہتر ہے جو غضب الٰہی کی موجب ہو۔ اپنے دلوں، اپنے ذہنوں، اپنی آنکھوں اور اپنے کانوں کو پاک کرکے اپنے خدا کے حضور جھکیں۔ اور اس سے مدد مانگیں کہ وہ آپ کو اس ذمہ داری کو پورا کرنے اور اس فرض کو ادا کرنے کی ہمت بخشے جو اس نے آپ کے سپرد کیا ہے۔ دُنیا کو مصائب اور آلام سے نجات دلانے اور امن اور سلامتی کی راہ پر چلانے کا یہ عظیم بوجھ اُٹھانا ہمارے بس کی بات نہیں۔ یہ کام ہماری طاقت سے بڑھ کر اور یہ ذمہ داری ہماری ہمت سے کہیں زیادہ ہے۔ پس اپنے خدا کے حضور جھکیں کہ وہی ہے جو تمام طاقتوں اور تمام قوتوں کا سرچشمہ ہے۔ اور وہی ہے جو ہماری کوششوں اور قربانیوں میں برکت ڈال سکتا ہے۔

اپنی راتوں کو زندہ کریں اور اپنی آنکھوں کے پانی سے اپنی سجدہ گاہوں کو تر کر دیں اور بے چین دل اور مضطرب رُوح کے ساتھ اپنے قادر و توانا خدا کے حضور عرض کریں کہ اے ارحم الراحمین! آج دُنیا تباہی کے کنارے پر کھڑی ہے اور ایک ہولناک مستقبل تیری مخلوق کے انتظار میں ہے (آگے کالم ۲ س۴)

ہیں آپ کو تو ان سے زیادہ طاقت بخشی گئی ہے۔ اس لئے اگر آپ یہ فیصلہ کریں اور دُعا کریں اور اللہ پر توکل کریں تو ہرگز بعید نہیں کہ چند سال کے اندر اندر آپ کی درویشانہ اور فقیرانہ بلکہ مجنونانہ جدوجہد کے نتیجہ میں سارے مُلک کی کایا پلٹ جائے۔

میرا پیغام پس آخر پر میرا پیغام آپ کو یہی ہے کہ آپ خُدا کی محبت میں اور اسلام کی تبلیغ میں دیوانے بن جائیں۔ ایک مخلص نوجوان رشید احمد نے اپنا خون دے کر آپ کے لئے جو رستہ بنایا ہے اس رستہ پر آگے سے آگے بڑھتے چلے جائیں۔ میری یہ دُعا ہے کہ اللہ ہمارے اس شہید مرحوم کے خون کے ہر قطرہ سے ایک نیا رشید پیدا کرے اور اُس کا خون سارے مُلک میں اللہ کی محبت اور پیار کا ایسا رنگ بھر دے کہ رُوحانی لحاظ سے یہ ویرانے گُل و گلزار بن جائیں اور یہ گلزار بستی میں بہارِ جانفزا دکھانے لگیں۔ اور اسی رنگ میں رنگین ہو جائیں جو حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے بُستان کا رنگ ہے۔

سب کام دُعا سے ہوں گے ہم کیا اور ہماری کوششیں کیا۔ یہ سب کام دُعا سے ہوں گے۔ اس لئے خدا کے حضور دُعائیں کریں۔ اور بہت دُعائیں کریں۔ دُعاؤں کے نتیجہ میں سب کام آسان ہو جاتے ہیں۔ ساری طاقتیں ہمارے ربِّ کریم کو حاصل ہیں۔ اس سے پیار کریں۔ اُس سے دُعا کریں۔ اور اس پر توکل رکھیں۔ محبت الٰہی اور عاجزانہ دُعاؤں کے نتیجہ میں آپ اس بستی میں حیرت انگیز معجزے دیکھیں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بہت جلد جلد بڑھائے گا۔ اور پھیلائے گا یہاں تک کہ آپ سارے علاقے کو اپنی محبت کے زور سے اور خدا کے فضل اور رحم کی طاقت کے ساتھ خدا اور اس کے رسولؐ کے لئے فتح کرلیں گے۔

اب چونکہ ہم نے کولمبو واپس جانا ہے واپس جانے کا وقت ہو گیا ہے۔ آگے اور بھی کئی پروگرام ہیں اس لئے اب میں اجازت چاہوں گا۔ آپ سب سے مل کر جیسا کہ میں نے بیان کیا تھا مجھے بہت ہی خوشی ہوئی ہے۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کا احمدیت کے حق میں ایک معجزہ ہے کہ اتنی دور ایک مختلف قوم میں خدا تعالیٰ نے اس طرح محبت کرنے والے فدائی احمدی عطا فرمائے ہیں۔ اب مَیں دُعا کراؤں گا لیکن یہاں مسجد میں دُعا کرانے کی بجائے رشید شہید کے مزار پر دُعا کریں گے۔ (یہ مزار مسجد کی بائیں جانب قریباً ایک سو گز کے فاصلے پر تھا۔ مرتب) وہیں سب دوست اس دُعا میں شامل ہو جائیں" ٭

(منقول از الفضل ۷ر جنوری ۱۹۸۴ء)

س۴ اے ہمارے آقا اور اے ہمارے مالک! تُو نے دُنیا کو اس تباہی سے بچانے کا عظیم کام ہمارے سپرد کیا ہے۔ اور ہمارے دلوں میں یہ تڑپ پیدا کی ہے کہ ہمارے بھائی تباہی اور بربادی کی طرف لے جانے والے اس راستہ کو چھوڑ کر امن اور سلامتی کی راہ پر قدم ماریں۔ تو اے ہمارے رحمان اور رحیم خدا ہمیں اس ذمہ داری کو پورا کرنے کی توفیق بھی عطا فرما۔ اے حیّ و قیوم خدا! ہماری عاجزانہ دُعائیں سُن اور ہمیں وہ قوت دکھا کہ دُنیا ایک اَور رنگ میں آ جائے۔ اور مصائب اور آلام اور تکالیف کے بادل چھٹ جائیں۔ اور تمام انسانیت سلامتی اور امن کے شہزادہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہو جائے۔ اے ہمارے قادر خدا! ہمیں یہ تبدیلی دُنیا میں دِکھا اور ہماری دُعائیں قبول کر کہ ہر طاقت اور قوت تجھ ہی کو ہے۔

والسّلام

مرزا طاہر احمد

خلیفۃ المسیح الرّابع

یَنۡصُرُکَ رِجَالٌ نُّوۡحِیۡۤ اِلَیۡہِمۡ مِّنَ السَّمَآءِ

{ تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے! }
(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

پبلشر کردہ: کرشن احمد، گوتم احمد اینڈ برادرس سٹاکسٹ جیون ڈریسز۔ مدینہ میدان روڈ۔ مجدرک ۷۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)
پروپرائیٹر: شیخ محمد یونس احمدی۔ فون نمبر: (294)

قسط دوم (آخری)

اسلامی لٹریچر میں خوفناک تحریف

از محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت ۔۔۔ ربوہ
بشکریہ احمدیہ اکیڈمی ربوہ

الاربعین فی احوال المہدیین

مجدد سیزدہم حضرت سید احمد بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے مرید خاص حضرت شاہ اسمٰعیل شہیدؒ (شہادت ۱۲۴۶ھ/۱۸۳۱ء) کی ایک کتاب "الاربعین فی احوال المہدیین" بھی ہے جو پہلی بار ۲۵ محرم الحرام ۱۲۶۸ھ مطابق ۲۱ نومبر ۱۸۵۱ء کو مصری گنج کلکتہ سے شائع ہوئی۔ اس کتاب کے آخر میں چھٹی صدی ہجری کے نواحِ دہلی کے صوفی مرتاض اور ولیٔ کامل حضرت نعمت اللہ ولی رحمۃ اللہ علیہ کا ظہور مہدی موعودؑ سے متعلق اصلی قصیدہ بھی شامل تھا۔ یہ قصیدہ ۵۵ اشعار پر مشتمل تھا۔

حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ مسیح موعود و مہدی موعود و مہدی مسعود علیہ السلام نے جون ۱۸۹۲ء میں نشانِ آسمانی کے نام سے ایک معرکۃ الآراء کتاب تصنیف فرمائی جس میں آپ نے الاربعین کے حوالہ سے اسی قصیدہ کا تفصیلی ذکر کیا اور اسے اپنی صداقت کے نشان کے طور پر پیش فرمایا۔ نیز اس کے بعض ابیات کا ترجمہ اور تشریح کر کے ثابت کیا کہ آپؑ ہی اس الٰہی بشارت پر مشتمل قصیدہ کے موعود اور مہدی معہود سے متعلق پیشگوئی کے مصداق ہیں۔ کیونکہ جیسا کہ اس قصیدہ میں خبر دی گئی تھی ٹھیک چودھویں صدی کے سر پر آپ کا ظہور ہوا۔ آپ ہی کو یہ بشارت دی گئی کہ ایک موعود لڑکا آپ کی یادگار رہ جائے گا۔ آپ کا نام "احمد" ہے۔ آپ "مہدیٔ وقت" بھی ہیں اور "عیسیٰ دوراں" بھی۔

مخالفینِ احمدیت نے اس الہامی قصیدے سے جو سلوک کیا وہ المیہ سے کم نہیں۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ مولوی محمد جعفر صاحب تھانیسری مؤلف "تواریخ عجیب" و "سوانح احمدی" نے ۲۳ جولائی ۱۸۹۲ء کو "نشانِ آسمانی" کے رد میں "تائیدِ آسمانی"[1] لکھی جس میں انہوں نے اگرچہ مندرجہ بالا قصیدہ صحیح اور مکمل صورت میں شائع کر دیا نیز بتایا کہ اربعین کا وہ نسخہ جس کے آخر میں یہ اشعار چھپے ہوئے ہیں خود میں نے مرزا صاحب کو بھجوایا تھا (صفحہ ۴۱) مگر انہوں نے مختلف اشعار کی روشنی میں یہ ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی کہ مرزا صاحب پر یہ نشانیاں چسپاں نہیں ہوتیں۔

اس وقت تو مولانا محمد جعفر صاحب تھانیسری کے ہمنوا علماء نے "الاربعین" کے قصیدہ کو خاموشی سے صحیح تسلیم کر لیا لیکن کچھ عرصہ بعد انہوں نے رسالہ "الاربعین" کو مولانا ولایت علی عظیم آبادی (متوفی ۱۲۶۹ھ) کے دوسرے رسائل میں شامل کر کے اس مجموعے کا نام "رسائلِ قطعہ"[1] رکھ کر شائع کر دیا۔ اور رسالہ الاربعین کے آخر میں سے حضرت نعمت اللہ ولیؒ کا مکمل قصیدہ جو پچپن اشعار پر مشتمل اور الہامی تھا بالکل خارج کر ڈالا۔

۱۹۲۰ء میں پروفیسر براؤن کی کتاب "تاریخ ادبیاتِ ایران" A LITERARY HISTORY OF PERSIA شائع ہوئی جس میں مسٹر براؤن نے ایران کے شیعہ بزرگ حضرت شاہ نعمت اللہ کرمانیؒ کے مزار کے کسی مجاور سے حاصل شدہ ایک قصیدہ بھی درج کیا۔ یہ قصیدہ دراصل حضرت نعمت اللہ ولیؒ کے اصل قصیدہ کی بگڑی ہوئی شکل تھی جسے بابیوں نے سید علی محمد بابؒ[2] پر چسپاں کرنے کے لئے مسخ کر دیا تھا۔ حتیٰ کہ اس کے نام کی نسبت سے اس میں "احمد" کی بجائے "محمد" لکھ دیا۔ اور چونکہ ایران کے شیعہ مسلمانوں کو دہلی کے کسی ولی سے کوئی خاص مذہبی عقیدت نہیں ہو سکتی تھی اس لئے انہوں نے نہایت ہوشیاری سے دہلی کے حضرت نعمت اللہ ولیؒ کا قصیدہ اُن کے ہم نام ایرانی بزرگ حضرت شاہ نعمت اللہ کرمانیؒ تک منسوب کر دیا۔ اور اسے پروفیسر براؤن نے بھی کمسنی سادگی سے شاہ نعمت اللہ کرمانی کے حالات میں درج کر دیا۔ حالانکہ انہیں قطعی اور یقینی طور پر علم تھا کہ شاہ نعمت اللہ کرمانی کے دیوان مطبوعہ طہران ۱۸۶۰ میں اس قصیدے کا نام و نشان تک نہیں ہے۔ جیسا کہ انہوں نے اپنی اسی کتاب کی تیسری جلد کے صفحہ ۴۶۸ میں واضح لفظوں میں اعتراف کیا ہے:۔

"THE POEM IS NOT TO BE FOUND AT ALL IN THE LITHOGRAPHED EDITION."

یعنی اس نظم کا لیتھو ایڈیشن میں قطعاً کوئی وجود ہی نہیں ہے۔[1]

اب آگے سُنئے۔ مسٹر براؤن کی یہ کتاب جونہی ہندوستان پہنچی اُن مخالفینِ احمدیت نے جو پورے قصیدے کو "الاربعین" سے خارج کر کے اپنے خیال میں اس کے اثرات کو معدوم اور اس کی اہمیت کو ختم کئے بیٹھے تھے، یکایک میدانِ مخالفت میں آ گئے اور انہوں نے مسٹر براؤن کو بنیاد قرار دے کر یہ پروپیگنڈا شروع کر دیا کہ بس اب مغرب کے فاضل محققوں کی "تحقیق" نے ثابت کر دیا ہے کہ قصیدہ میں مہدی کا نام محمد لکھا تھا مگر مرزا صاحب نے احمد کر دیا۔ (کاشف مغالطہ قادیانی فی ردّ نشان آسمانی مطبوعہ گلزار ہند پریس لاہور) اس طرح محض احمدیت سے تعصب و عناد کے باعث دشمنانِ اسلام کی سازش سے تحریف شدہ قصیدہ اصلی قصیدہ قرار پا گیا۔ اور اب اسی کو بکثرت شائع کیا جاتا ہے۔

جیسا کہ راقم الحروف نے رسالہ "الفرقان" (ربوہ جنوری ۱۹۷۲ء) میں پوری شرح و بسط سے بتایا ہے حضرت نعمت اللہ ولیؒ نہایت مظلوم شخصیت ہیں۔ کیونکہ ایک تو آپ کے اصل قصیدہ کا حلیہ ہی بگاڑ دیا گیا، دوسرے آپ کے نام پر آج تک کئی جعلی قصیدے اور بیسیوں اشعار وضع کر کے شائع کئے جا چکے۔ "قصیدہ رازی" کی یہ ناپاک مہم مجدد سیزدہم حضرت سید احمد بریلویؒ کے سانحہ شہادت (مئی ۱۸۳۱ء) کے بعد شروع ہوئی۔ اور یہ تا حال جاری ہے۔ اس سلسلہ میں پہلا جعلی قصیدہ جس میں یہ خبر دی گئی تھی کہ سلطان مغرب ۵۴ ہجری تک ظاہر ہوگا، کلکتہ ریویو (۱۸۷۰ء) میں شائع ہوا۔ اس قصیدہ کی شکل حوادث زمانہ کی نئی صورتوں کے ساتھ ساتھ بدلتی رہی چنانچہ پہلی جنگِ عظیم کے بعد جب اتحادیوں نے ظالمانہ طور پر ترکی کے حصے کر دیئے، مسلمانانِ ہند کو ڈھارس بندھانے اور ذہنی و قلبی تسکین کے لئے پھر یہی حربہ بروئے کار لایا گیا۔ (تنبیہات جدید پر ایک نظر طبع اول مطبوعہ مارچ ۱۹۳۱ء آفتاب برقی پریس امرتسر)

ملک تقسیم ہوا تو ۱۹۴۸ء میں دوسرے جعلی قصیدہ کو بدلے ہوئے حالات میں ڈھال کر مزید اضافہ کے ساتھ ہندوستان اور پاکستان دونوں ممالک میں شائع کیا گیا۔ اس قصیدہ میں میر عثمان علی والیٔ دکن کی طرف اشارہ کر کے بتایا گیا تھا کہ ماہِ محرم کے بعد تلوار مسلمانوں کے ہاتھ میں آ جائے گی۔ اور عثمان غازیانہ عزم کے ساتھ میدانِ جہاد میں اُترے گا۔ اور مسلمان دوبارہ ہندوستان پر قابض ہو جائیں گے۔ لیکن ۱۷ ستمبر ۱۹۴۸ء کو ریاست حیدرآباد نے ہتھیار ڈال دیئے اور اس قصیدہ کے جعلی ہونے پر خود بخود مہرِ تصدیق ثبت ہو گئی۔

۱۹۷۱ء میں اسی وضعی اور خود ساختہ قصیدہ کو ایک بار پھر مزید اضافوں کے ساتھ چھپوایا گیا تا سقوطِ ڈھاکہ کے زخموں کو مندمل کیا جا سکے۔ یہ "کارنامہ" دیندار انجمن حزب اللہ پاکستان کے امیر جناب مولانا حبیب اللہ شاہ کا تھا۔ جنہوں نے خاص اس "جہاد" کے لئے "حقیقت قیام پاکستان بتوثیق بشارات" کے نام سے ایک رسالہ سپردِ قلم کیا اور اسے ہر طرف پھیلا دیا۔

۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کے بعد پاکستانی پریس میں مسٹر بھٹو "محافظِ ختمِ نبوت" کے نام سے گونج رہے تھے۔ اور "الامارات المتحدہ" کا اخبار "الاتحاد" اپنی ۱۱ دسمبر ۱۹۷۴ء کی اشاعت میں اعلان کر چکا تھا کہ موصوف خدا کی طرف سے مبعوث ہونے والے قائد ہیں۔[1] اس ماحول میں حضرت نعمت اللہ ولیؒ کے نام پر بعض نئے اشعار تیار کئے گئے۔ اور اُن کو معہ دوسرے جعلی اشعار کے ایک دو ورقہ کی شکل میں

---

[1] یہ رسالہ اختر ہند پریس ہال بازار امرتسر میں چھپا مؤلف کے علاوہ امرتسر میں شیخ محمد عبد العزیز صاحب کرٹھ کنہیا سے بھی مل سکتا تھا۔ تھانیسری صاحب ان دنوں صدر بازار کیمپ انبالہ میں مقیم تھے۔ اس رسالہ کا ایک نسخہ خلافت لائبریری ربوہ میں محفوظ ہے۔

[1] مولانا مسعود عالم ندوی نے اپنی کتاب "ہندوستان کی پہلی اسلامی تحریک" کے صفحہ ۱۱۲ پر "رسائلِ تسعہ" کے ذکر میں یہ بتایا ہے کہ یہ مجموعہ مولوی الٰہی بخش بڑاکری عظیم آبادی (المتوفی ۱۳۳۴ھ) کے اُردو ترجمہ کے ساتھ چھپا تھا۔ — [2] ۱۸۴۹-۵۰ء کے درمیان آذربائیجان میں قتل ہوئے۔

[1] اسلامیہ کالج پشاور کی لائبریری میں دیوان شاہ نعمت اللہ ولیؒ کا ایک قدیم قلمی نسخہ موجود ہے۔ ملاحظہ ہو فہرست کتب صفحہ ۱۹۰-۱۹۱۔ مگر اس مخطوطہ میں بھی یہ قصیدہ شامل نہیں ہے۔

[1] عربی متن:۔ "القائد المدنی الیوم زعیم من الزعماء الذین یبعث اللہ بھم الی الامم عندما تشتد المحن و تتکاثف ظلمات الیأس و ذو الفقار علی بوتو احد من ھؤلاء الرجال العظام القلائل فی تاریخ کل امۃ" (صفحہ ۳)

آرٹ ایگزیوز پریس شاہراہ لیاقت کراچی سے شائع کر دیا گیا۔ اس ہینڈبل میں عوام کو بتایا گیا کہ :-

"حضرت شاہ نعمت اللہ ولیؒ نے اپنی منظوم پیشگوئیوں میں واضح طور پر ذوالفقار علی بھٹو کے برسر اقتدار آنے کا بھی واضح اشارہ کر دیا تھا۔ انہوں نے پیشگوئی کی تھی

یا نام دال مردے حق گو و نیک نامے
گیرد عناں شود زودکارے مجاہدانہ

یعنی دال سے شروع ہونے والے نام کا ایک شخص جو حق گو اور شہرت یافتہ ہوگا عنانِ حکومت اپنے ہاتھ میں لے گا۔ اور اس کے ہاتھ سے کوئی مجاہدانہ کام انجام پائے گا۔ اس پیشگوئی سے پہلے دو شعر اور بھی ہیں۔

الزام کفر باشد بر نیک خو مسلماں
از زاہدان بہ خامہ اقدام کافرانہ

(یعنی نیک خو مسلمانوں پر زاہدوں کے قلم سے کفر کا الزام لگانے کا کافرانہ نام و اقدام کیا جائے گا)

نسل یہود فرقہ در قلب کبر و نخوت
طامع نمود دنیا، انداز عالمانہ

(یعنی یہودیوں کی طرح ایک فرقہ ہوگا جس کے دلوں میں کبر و نخوت بھری ہوگی یہ فرقہ شہرت یافتہ اور دنیوی جاہ کا لالچی ہوگا۔ بظاہر اس کا انداز عالمانہ ہوگا)

حضرت نعمت اللہ ولیؒ کا نام استعمال کرنے والے لوگ ابھی جشن مسرت منا رہے تھے کہ یکایک پاکستان کی بساط سیاست الٹ گئی اور ملک پر مارشل لاء نافذ ہوگیا۔ اس فوری انقلاب پر طالع آزماؤں نے پینترا بدلا اور اپنی طبع آزمائی کے لئے اس مقدس بزرگ ہی کو چنا اور مندرجہ ذیل شعر ایجاد کر لیا۔

قاتل کفار خواہد شد شیر علی
حامی دین محمدؐ پاسباں پیدا شود

ترجمہ: (یہ) شیر علی شاہ کافروں کو قتل کرنے والا ہوگا۔ سرکار دو عالم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی حمایت کرنے والا ہوگا۔ اور ملک کا پاسبان ظاہر ہوگا۔

اس شعر کی تشریح یہ کی گئی کہ

"شیر علی نامی حکمران مغربی پاکستان کے عہد حکومت میں ہندو پاکستان کے درمیان جنگ ہوگی۔ اور شیر علی فاتح ہوگا اور مغربی پاکستان میں اسلامی نظام نافذ کرے گا۔ دوسرا زاویہ یہ ہے کہ وہ شخص بہ اعتبار صفت شیر علی ہو سکتا ہے اور بہ اعتبار اسم خواہ وہ ضیاء الحق صاحب ہی ہو۔"

یہ شعر اور اس کی تشریح حافظ محمد سرور چشتی نظامی فیصل آبادی نے اپنی کتاب "آٹھ صد سالہ پیشگوئی حضرت نعمت اللہ ولی" میں سپرد اشاعت فرمائی۔ اور کمال ہوشیاری سے رسالہ کی اشاعت کی تاریخ ۲۳ اپریل ۱۹۷۲ء درج کر دی تا اس پیشگوئی کو مستند ثابت کیا جا سکے !! ع

ناطقہ سر بگریباں ہے اسے کیا کہیئے!

ستم ظریفی کی انتہا یہ ہے کہ عوام کو عرصہ سے باور کرایا جا رہا ہے کہ شاہ نعمت اللہ نے آنے والے انقلابات زمانہ پر تقریباً دو ہزار اشعار فارسی میں لکھے

(روزنامہ مشرق ۲۱ دسمبر ۱۹۷۱ء ص)

یہ بیان دوسرے لفظوں میں اس عزم کا اظہار ہے کہ جب تک حضرت نعمت اللہ ولیؒ کے نام پر شائع کئے جانے والے اشعار کی تعداد دو ہزار تک نہ پہنچ جائے یہ سلسلہ تصنیف و اختراع زور شور سے جاری رہے گا۔ فانا للہ وانا الیہ راجعون۔

تعطیر الانام:

حضرت شیخ العارفین قطب زمان سیدنا الشیخ عبدالغنی النابلسی (۱۰۵۰ھ-۱۱۴۳ھ) کی بے نظیر کتاب "تعطیر الانام" تعبیر الرؤیا کی دنیا میں سند سمجھی جاتی ہے۔ افسوس یہ مایہ ناز تصنیف بھی بیسوی صدی عیسوی میں دست و برد سے نہیں بچ سکی۔ اس کتاب کے تمام قدیم ایڈیشنوں میں لکھا ہے کہ :-

"من رای کانه صار الحق سبحانه وتعالیٰ اهتدی الی الصراط المستقیم"

(صفحہ ۹ مطبوعہ مصر، مطبوعہ بیروت)

یعنی جو شخص خواب میں دیکھے کہ وہ گویا خدا بن گیا ہے، اس کی تعبیر یہ ہے کہ اسے صراط مستقیم نصیب ہوگا۔

مگر اس کے جدید مصری ایڈیشن میں اس فقرہ کو یوں بدل دیا گیا ہے کہ :-

"من رأی کانه سار الی الحق سبحانه وتعالیٰ اهتدی الی الصراط المستقیم"

(ص۵ ناشر مصطفیٰ البابی الحلبی واولادہ بمصر)

اس تبدیلی کے نتیجہ میں مفہوم ہی الٹ گیا ہے۔ اور معنی یہ ہوتے ہیں کہ جو شخص دیکھے کہ گویا وہ خدا کی طرف چل رہا ہے تو وہ سیدھی راہ تک پہنچے گا۔

افسوس اسلامی علم و معرفت کا گنجینہ جو صدیوں سے ہمارے بزرگوں نے اپنے سینہ سے لگا کر محفوظ رکھا اور پوری دیانتداری سے ہم تک منتقل کیا تھا اس لئے غارت کر دیا گیا کہ مسیح وقت حضرت بانی سلسلہ احمدیہ مسیح موعود علیہ السلام کے اس مکاشفہ کو وجہ اشتعال بنایا جا سکے جس میں حضورؑ نے دیکھا کہ

"گویا میں خدا بن گیا ہوں"

(آئینہ کمالات اسلام ص۵۶۴-۵۶۶)

آپؑ نے یہ کشف درج کرنے کے بعد صاف لفظوں میں واضح فرمایا کہ میں اس سے وحدت الوجودیوں کے عقیدہ کی طرح مراد نہیں لیتا نہ حلولیوں کی طرح کہتا ہوں کہ خدا مجھ میں حلول کر آیا ہے۔ بلکہ اس کشف کا وہی مطلب ہے جو صحیح بخاری کے قریب نوافل والی حدیث کا ہے۔

(بخاری جلد ۴ ص کتاب الرقاق باب التواضع مطبوعہ مطبع الالہیہ مصر)

شمائل ترمذی

حضرت امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ (المتوفی ۲۷۹ھ / ۸۹۲ء) کا شمار محدثین عظام میں ہوتا ہے۔ حضرت امامؒ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیہ مبارک، لباس، عادات و شمائل اور اخلاق و معمولات کے متعلق جتنی روایات پہنچیں ان کو ایک کتاب "شمائل ترمذی" میں جمع کر دیا۔ علماء اور محدثین نے اس جامع کتاب کی بہت سی شرحیں اور حواشی لکھے ہیں۔ شمائل ترمذی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسماء مبارکہ کے بارے میں ایک حدیث درج ہے کہ "انا العاقب" کہ میں عاقب ہوں۔ اس حدیث کے ساتھ بطور تشریح یہ عبارت ہے کہ

"العاقب الذی لیس بعدہ نبی"۔

اس کی ترجمہ یہ حسین مجتبائی دہلی اور رحیمی کمپنی بازار دہلی میں چھپنے والے نسخوں کے بین السطور میں یہ تصریح موجود ہے کہ

"ھذا قول الزھری"

(یہ امام زہری کا قول ہے)

پنجاب یونیورسٹی لائبریری لاہور میں شمائل ترمذی کا ایک قلمی نسخہ ہے جس پر ۱۸ ذی الحجہ ۱۳۰۲ھ کی تاریخ درج ہے۔ اس مخطوطہ میں بھی اس مقام پر بین السطور لکھا ہے "ھذا قول الزھری شیخ ابن حجر" یعنی شیخ ابن حجر کے نزدیک یہ امام زہری کا قول ہے۔

علاوہ ازیں مشکوٰۃ کے شارح حضرت ملا علی القاریؒ (المتوفی ۱۰۱۴ھ / ۱۶۰۶ء) نے بھی فرمایا ہے کہ :-

"الظاهر ان هذا التفسير للصحابي او من بعده وفي شرح مسلم قال ابن الاعرابي العاقب الذي يخلفه في الخير من کان قبلہ"۔

(مرقاۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۵ صفحہ ۲۷۶ مطبوعہ مصر ۱۳۰۹ھ)

یعنی صاف ظاہر ہے کہ "العاقب الذی لیس بعدہ نبی" کسی صحابی یا بعد میں آنے والے شخص کی تشریح ہے۔ مسلم کی شرح میں ہے کہ ابن اعرابی (وفات ۲۳۱ھ/ ۸۴۵ء) نے کہا ہے کہ عاقب وہ ہوتا ہے جو کسی اچھی بات میں اپنے سے پہلے کا قائم مقام ہو۔

قارئین حیران ہوں گے کہ اس واضح حقیقت کے باوجود "قرآن محل مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی" سے ۱۳۸۰ھ/۱۹۶۱ء میں ایک شمائل ترمذی شائع کی گئی جس میں سے "ھذا قول الزھری" کے بین السطور الفاظ بالکل حذف کر دیئے گئے ہیں۔ تا کہ یہ مغالطہ بآسانی دیا جا سکے کہ عاقب کی یہ تشریح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے نکلی ہوئی ہے۔ ازروئے حقیقت یہ حدیث نبوی ہے ہی نہیں۔ اس مغالطہ انگیزی کو انتہا تک پہنچانے کے لئے حاشیہ میں بھی لکھ دیا ہے کہ "ولیس بعدی نبی" اور میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

صحیح مسلم شریف:

حضرت امام مسلم بن حجاج (ولادت ۲۰۶ھ/۸۲۱ء وفات ۲۶۱ھ/۸۷۵ء) علم حدیث کے مسلّمہ امام کبیر ہیں جن کی شہرہ آفاق صحیح مسلم کو یہ شرف حاصل ہے کہ ہمیشہ اصح الکتب بعد کتاب اللہ بخاری شریف کے ساتھ اس کا نام بھی لیا جاتا ہے۔ صحیح مسلم کی شہرت اور مقبولیت کا اندازہ اس امر سے ہو سکتا ہے کہ اس کی بہت سی شروح آج تک لکھی گئی ہیں۔ مسلم کے شارحین میں حضرت امام جلال الدین سیوطیؒ اور حضرت قاضی عیاض جیسے اکابر امت اور ائمہ فن کے علاوہ شافعی، مالکی، حنفی غرضیکہ ہر مکتب فکر کے بزرگ شامل ہیں۔ حضرت امام مسلمؒ نے کتاب الحج باب فضل الصلوٰۃ بمسجدی مکۃ ومدینۃ میں مندرجہ ذیل حدیث بروایت حضرت ابو ہریرہؓ درج فرمائی ہے

"قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانی آخر الانبیاء وان مسجدی آخر المساجد"۔

یعنی میں آخری نبی ہوں اور میری مسجد آخری مسجد ہے۔

یہ حدیث جماعت احمدیہ کے نظریہ ختم نبوت کی زبردست مؤید ہے جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری نبی ہونے کی تفسیر خود حضرت خاتم الانبیاء محمد

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبانِ مبارک سے فرمائی ہے۔ یہ حدیث بھی صحیح مُسلم، کتاب الحج سے نکال دی گئی ہے۔ یہ حذف شدہ نسخہ شیخ غلام علی اینڈ سنز پبلشرز لاہور نے نومبر ۱۹۵۶ء میں شائع کیا ہے۔ اور اس کا ترجمہ سید رئیس احمد صاحب جعفری نے کیا ہے۔

صحیح مُسلم میں دُوسرا تغیّر و تبدّل یہ کیا گیا کہ کتاب الایمان میں حضرت ابوہریرہ رضؓ کی مندرجہ ذیل دو ۲ حدیثیں جو تمام پہلے مصری اور ہندوستانی نسخوں میں موجود تھیں صرف اس لئے حذف کر دی گئیں کہ ان سے جماعت احمدیہ کا یہ مسلک بالکل صحیح ثابت ہوتا تھا کہ "آنے والا مسیح ابن مریم اُمّتِ محمدیہ ہی کا ایک فرد ہوگا"۔ وہ دونوں حدیثیں یہ ہیں:-

(۱) "...... اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَيْفَ اَنْتُمْ اِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيْكُمْ وَاَمَّكُمْ"۔

(۲) "عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَيْفَ اَنْتُمْ اِذَا نَزَلَ فِيْكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ فَاَمَّكُمْ مِنْكُمْ"۔

(ملاحظہ ہو صحیح مسلم مصری ایڈیشن، کتاب الایمان القسم الاوّل من الجزء الاوّل صفحہ ۹۳ مطبوعہ ۱۳۴۸ھ / ۱۹۳۹ء)

ستم کی انتہا یہ ہے کہ کتاب الایمان میں سے وہ پورا باب ہی کاٹ کر الگ کر دیا گیا ہے جس میں حضرت امام مسلم رحؒ نے یہ حدیث درج فرمائی تھی اور جس کا عنوان یہ ہے:

"بَابُ نُزُوْلِ عِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ حَاكِمًا بِشَرِيْعَةِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ"۔

اس طرح صرف اس ایک باب کے حذف کے نتیجہ میں چھ حدیثیں اور متعدد آثار و اقوال صحیح مُسلم کی کتاب الایمان سے نکالے جا چکے ہیں۔

مسلم شریف میں حضرت نواس بن سمعان رضؓ سے مروی اور مشہور عالم حدیث درج ہے جس میں آنحضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیح محمدی کو چار مرتبہ نبی اللہ کے پیارے خطاب سے یاد کرتے ہوئے فرمایا:-

"يُرْغَبُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاَصْحَابُهٗ"۔ (کتاب الفتن)

عُشّاقِ رسُولِ عربی (صلّی اللہ علیہ وسلم) کے لئے یہ اطلاع قیامتِ صُغریٰ سے کم نہیں کہ دیوبندی مکتبِ فکر کے جید عالم اور مذہبی راہنما حضرت علامہ مولانا سید شمس الحق صاحب نے اپنی تالیف "علوم القرآن نامی" کے صفحہ ۳۱۵ پر حضرت خاتم النّبییّن (فداہ ابی و اُمّی) کے مُبارک فقرہ سے نبی کا لفظ نہایت بیدردی کے ساتھ اُڑا دیا ہے۔ اور (معاذ اللہ) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف منسوب فقرہ کا مطلب یہ نکلتا ہے کہ اللہ یعنی عیسیٰ ابن مریم متوجّہ ہوں گے۔ توحید کے پلیٹ فارم پر تثلیث کی منادی کرنے کی ایسی جگر سوز اور رُوحِ مسلم کو تڑپا دینے والی مثال شاید ہی کہیں مل سکے۔

اِنَّمَا اَشْكُوْا بَثِّیْ وَحُزْنِیْ اِلَى اللّٰهِ۔

تفسیر مجمع البیان:

مسلمانوں کے فرقہ اثنا عشریہ کے قدیم مفسر حضرت الشیخ فضل بن الحسن فضل الطبرسی المشہدی (متوفی ۵۴۸ھ / ۱۱۵۳ء) نے تفسیر مجمع البیان میں سورۃ المائدہ کی آیت "فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِیْ" کی تفسیر میں تحریر فرمایا ہے:-

"قال الجبائی[1] وفی هذه الآیة دلالة علی انه اَمات عیسٰی و توفاه ثم رفعه الیه لانه بیّن انه کان شهیداً علیهم ما دام فیهم فلما توفاه الله کان هو الشهید علیهم لان التوفی لا یستفاد منه الا الموت"۔

(تفسیر مجمع البیان مطبوعہ ایران ۱۲۶۸ھ)

یعنی جبائی کہتے ہیں کہ یہ آیت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ خدا تعالیٰ نے عیسیٰ کو موت دے کر ان کی رُوح قبض کر لی۔ پھر ان کا اپنی طرف رفع کیا۔ کیونکہ حضرت عیسیٰ نے خدا کے سامنے یہ بیان دیا کہ وہ اپنی قوم پر اس وقت تک گواہ تھے پھر جب اللہ نے اُن کی رُوح قبض کر لی تو اس کے بعد وہ خود ہی ان پر گواہ تھا۔ کیونکہ مطلق توفّی کے لفظ سے صرف موت ہی مُراد ہوتی ہے۔

تفسیر مجمع البیان کا یہ مقام بھی بدل دیا گیا ہے۔ چنانچہ مکتبہ الحیاۃ بیروت ۱۳۸۰ھ / ۱۹۶۱ء میں شائع ہونے والے جدید ایڈیشن میں "الموت" سے قبل لکھا ہُوا "اِلّا" کا لفظ حذف کر دیا گیا ہے۔ اور "لِاَنَّ التَّوَفِّیْ" کے الفاظ سے قبل حاشیہ کتاب سے "و هذا ضعیف" کے الفاظ متن میں داخل کر دیئے گئے ہیں۔[2]

حذف و الحاق کی چیرہ دستیوں سے سارا مضمون ہی بدل گیا ہے۔ کیونکہ اس صُورت میں عبارت کا مفہوم یہ بنتا ہے کہ علامہ جبائی کا یہ قول ضعیف ہے۔ وجہ یہ کہ مطلق "توفّی" موت کا فائدہ ہی نہیں دیتی۔ حالانکہ یہ شیخ حسن طبرسی المشہدی کے منشاء اور محاورۂ عرب دونوں کے بالکل برعکس ہے۔

[1] محمد بن عبدالوہاب الجبائی البصری المعتزلی (متوفی ۳۰۳ھ / ۹۱۵ء)

تفسیر الصّافی:

گیارہویں صدی ہجری کے علماء امامیہ میں حضرت "العارف المحقق محمد بن المرتضیٰ ملّا المحسن الفیض الکاشانی رحمۃ اللہ علیہ" کا مقام نہایت بلند ہے۔ کتاب "الصافی فی تفسیر القرآن" آپ ہی کی معرکہ آرا تالیف ہے۔ اس کتاب میں علامہ موصوف (طاب ثراہ) نے آیت خاتم النّبیّین کی تفسیر میں یہ فیصلہ کن حدیث درج فرمائی ہے:-

"انا خاتم الانبیاء و انت یا علی خاتم الاولیاء"۔

یعنی میں خاتم الانبیاء ہوں اور اے علی تم خاتم الاولیاء ہو۔

یہ عبارت ۱۸۶۲ء سے قبل کے ایرانی ایڈیشن میں موجود ہے۔ مگر ۱۳۳۴ھ اور ۱۳۹۳ھ میں جو نئے ایڈیشن طہران سے شائع کئے گئے ہیں ان میں خاتم الاولیاء کی بجائے متن میں خاتم الاوصیاء لکھ دیا گیا ہے جو فرمانِ رسالت کی کھلی بے ادبی اور گستاخی ہے۔

ترجمہ قرآن کریم از حضرت شاہ رفیع الدین رحؒ

حضرت شاہ رفیع الدین رحمۃ اللہ علیہ کی بلند شخصیت محتاجِ تعارف نہیں (المتوفی ۱۲۴۹ھ مطابق ۳۴-۱۸۳۳ء) آپ حکیم الاُمّت حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی (المتوفی ۱۱۷۶ھ / ۱۷۶۲ء) کے دُوسرے بیٹے اور یگانۂ روزگار اور جلیل القدر عالم اور کئی کتابوں کے مصنف تھے۔ آپ کا عظیم ترین کارنامہ قرآن عظیم کا تحت اللفظ ترجمہ ہے۔ جس کو برصغیر پاک و ہند کے تمام تحت اللفظ تراجم میں اوّلیتِ زمانی کا فخر حاصل ہے۔ افسوس کہ یہ تاریخی ترجمہ بھی علماء کی تبدیلی کا نشانہ بننے سے محفوظ نہیں۔

[2] تفسیر مجمع البیان مطبوعہ بیروت ۱۳۸۰ھ جلد ۷ ص ۲۴۷ (کتاب کا پہلا ایڈیشن خلافت لائبریری ربوہ میں اور نیا ایڈیشن پنجاب یونیورسٹی لاہور لائبریری میں موجود ہے)

مثلاً اس وقت ہمارے سامنے شیخ غلام علی تاجر کتب کشمیری بازار لاہور کا شائع کردہ ایک ایڈیشن موجود ہے جس پر ۱۰ر مارچ ۱۹۲۴ء کی تاریخ اشاعت درج ہے۔ اس ایڈیشن کے صفحہ ۵۵۵ پر آیت خاتم النّبیّین کا ترجمہ درج ذیل الفاظ میں لکھا ہے:-

"نہیں ہے محمدؐ باپ کسی کا مردوں تمہارے میں سے ولیکن پیغمبر خدا کا ہے اور مُہر تمام نبیوں پر۔ اور ہے اللہ ہر چیز کو جاننے والا"۔

حضرت شاہ رفیع الدین کا یہی ترجمہ حاجی ملک دین محمد اینڈ سنز تاجران کُتب و پبلشرز کشمیری بازار ریول روڈ لاہور نے ۱۳۵۱ھ / ۱۹۳۲ء میں شائع کیا جس میں

"مُہر تمام نبیوں پر"

کے الفاظ بدل دیئے گئے ہیں۔ اور ان کی بجائے یہ لکھ دیا کہ

"ختم کرنے والا ہے تمام نبیوں کا"

خلاصۂ کلام یہ کہ بزرگانِ سلف کے قدیم لٹریچر میں ترمیم، حذف اور اضافہ کی کوششیں، مواعظ و خطبات، سیرت و سوانح، تصوّف، عقائد، علم التعبیر اور کلام و حدیث کی کتابوں ہی میں نہیں کی گئیں بلکہ قرآن کریم کے ترجمہ اور تفسیر کو بھی ان کا نشانہ بنایا جا چکا ہے۔

اگر خدائے ذو العرش کا وعدہ حفاظت نہ ہوتا تو قرآن مجید کا محرّف و مبدّل ہونا بھی ممکن تھا۔ مگر کسی ماں نے ایسا بیٹا نہیں جنا جو خاتم الانبیاء محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی کتاب کا ایک حرف بلکہ ایک نقطہ یا شوشہ تک کو بدل سکے۔ آسمانی صحیفوں میں یہ واحد کتاب ہے جو صرف کاغذ کے اوراق میں ہی نہیں، لاکھوں کروڑوں حفّاظ کے سینے میں بھی محفوظ رہی ہے اور قیامت تک رہے گی سے

نہ ہو اسلام کیوں ممتاز دُنیا بھر کے دینوں میں
وہاں مذہب کتابوں میں یہاں قرآن سینوں میں

ختم شُد

جلسہ سالانہ ربوہ میں حضور کا اختتامی خطاب ـــ بقیہ صفحہ اوّل

تم کیوں خوف نہیں کرتے کہ تمہارے خلاف لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ بھی گواہی دے گا اور مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ بھی گواہی دیگا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس مضمون کو عدل، احسان اور ایتاء ذی القربیٰ کی مختلف ارتقائی منازل میں بیان فرمایا اور فرمایا کہ عدل تو ایک ابتدائی مرحلہ ہے۔ اس کے بعد احسان کا مرحلہ آتا ہے اور پھر اس سے بھی بلند روحانی مرتبہ ایتاء ذی القربیٰ کا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو صرف ایک مقام تک دیکھنا پسند نہیں کرتا بلکہ یہ چاہتا ہے کہ ان کے روحانی درجات مسلسل ترقی پذیر ہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے عبادت میں عدل، احسان اور ایتاء ذی القربیٰ کے پہلو کو بیان فرمایا اس کے بعد حج، رہبانیت اور حقوق العباد میں قضاء کے فیصلوں اور شہادات میں اس مضمون کو نہایت احسن رنگ میں واضح فرمایا۔

حضور نے فرمایا آج کی دُنیا عدل کے خلاف کام کرنے والی دُنیا ہے۔ آج عدل۔ یا احسان یا ایتاءِ ذی القربیٰ کا مقام تو درکنار دُنیا واضح ظلم کے ساتھ کام لے رہی ہے۔ حضور نے اہلِ دُنیا کو اس ظلم سے باز آنے کی تلقین فرمائی۔ اور احباب جماعت کو فرمایا کہ اے احمدیو! تم ایک پاکیزہ جذبہ سے ظلم کے خلاف کمربستہ ہو جاؤ اور اپنی جان و مال اور اپنی ہر کوشش دُنیا میں عدل کے قیام کے لئے صرف کر دو۔ حضور نے بڑے درد سے فرمایا، ظلم کی انتہاء تو یہ ہے کہ ہمارے اپنے بھی ہم پر حملہ کر رہے ہیں۔ ابھی تو ہم نے اسلام سے باہر لوگوں کو اسلامی عدل کے اصول منوانے ہیں۔ مگر بجائے اس کے کہ اس میں ہماری کوئی مدد کریں، اُلٹا ہمیں اس کام سے روکتے ہیں۔ حضور نے فرمایا اے احمدی! اُٹھ اپنوں سے بھی اسلام کی خاطر دُکھ اُٹھا اور غیروں سے بھی اور محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت کی خاطر جو تیر بھی تجھ پر چلایا جائے اسے خوشی سے قبول کر!

آخر میں حضور نے دُعا کرنے سے قبل اپنوں کے لئے بھی اور غیروں کے لئے بھی دُعا کی تحریک کی۔ اُن کے لئے بھی دُعا کی تحریک کی جو جلسہ پر تشریف لائے اور اُن کے لئے بھی دُعا کی تحریک کی جو جلسہ پر تشریف نہیں لا سکے۔ اللہ تعالیٰ سب کے جذبات صدق کو قبول فرمائے اور سب کو جزائے خیر دے۔

حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ ہمیں خیر و عافیت سے جُدا کرے۔ پھر ملائے اور پھر جُدا کرے۔ اور پھر ملائے۔ یہ وداع و وصل کی کیفیت خدا تعالیٰ کی خاطر ہے۔ اس کیفیت کو غالب نے خوب بیان کیا ہے ؎

وداع و وصل جداگانہ لذّتے دارد
ہزار بار برو صد ہزار بار بیا

حضور نے فرمایا، اے میرے پیارے احمدیو! آپ ہزار مرتبہ جائیں اور دس ہزار مرتبہ واپس آئیں۔ بار بار ہمارے سینوں سے حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے درود بلند ہوں۔ اور یہ سلسلہ بڑھتا چلا جائے۔ اور ساری دُنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لے۔

حضور نے فرمایا اپنے دُشمنوں کے لئے بھی دُعائیں کریں جو آپ سے عناد رکھتے ہیں۔ اللہ انہیں بھی اپنی ناراضگی کی راہوں پر نہ چلائے۔ اس کے بعد حضور نے دُعا کرائی۔ اور پانچ بج کر سولہ منٹ پر خدا حافظ۔ فی امان اللہ۔ السلام علیکم کہہ کر رخصت ہوئے۔ اس طرح سے یہ بابرکت جلسہ اپنی بھرپور کامیابی کے ساتھ اختتام کو پہنچا ؏

(الفضل ۱۵ر جنوری ۱۹۸۴ء)

ولادت

(۱) اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو بتاریخ ۸۴-۱-۲۴ پہلی بچی عطا فرمائی ہے جو مکرم عبدالصمد صاحب عرف شیخ بالے صاحب مرحوم کی پوتی اور مکرم محمد شمس الدین صاحب چنت کنٹہ کی نواسی ہے۔ بچی کا نام "طاہرہ پروین" تجویز کیا گیا ہے۔ اس سے قبل خاکسار کے چار بچے پیدا ہو کر وفات پا چکے ہیں۔ اس خوشی میں خاکسار نے بطور شکرانہ اعانت بدر میں مبلغ دس روپیہ ادا کئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ آمین۔ خاکسار :- عزیز احمد چنت کنٹہ۔

(۲) مکرم شیخ حکیم صاحب کرڈاپلی کو اللہ تعالیٰ نے لڑکی عطا کی ہے جس کا نام "آمنہ" تجویز کیا گیا ہے۔ مکرم شیخ صاحب نے اس خوشی میں مبلغ پانچ روپیہ اعانت بدر میں ادا کئے ہیں۔ فجزاہ اللہ خیراً۔ امیر مقامی قادیان

قارئین کرام ہر دو نومولودات کے نیک۔ خادمہ دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بننے کے لئے دُعا کریں ؏ (ادارہ)

اعلانات نکاح

(۱) مورخہ ۸۴-۱-۲۲ کو بعد نماز عصر مسجد مبارک میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے عزیزہ ساجدہ شاہین مرزا بنت مکرم مرزا ظہیر الدین منور احمد صاحب درویش قادیان کا نکاح عزیز طالب یعقوب صاحب متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ ابن مکرم طیب یعقوب صاحب آف ٹرینیڈاڈ (ویسٹ انڈیز) کے ساتھ پانچ ہزار ڈالر ٹرینیڈاڈ اینڈ ٹوباگو ڈالر حق مہر پر پڑھا۔ دوسرے روز عزیز طالب یعقوب سلمہ نے اس خوشی میں کم و بیش یکصد مقامی احباب و مستورات کو شام کی چائے پر مدعو کیا۔ (ادارہ)

(۲) میری بھتیجی عزیزہ زاہدہ نسرین سلمہا بنت مکرم محمد عبدالسلام صاحب مرحوم آف حیدرآباد کا نکاح مکرم قریشی محمد یوسف صاحب سلمہ تماپوری ایم۔ اے۔ ایل ایل بی ابن مکرم قریشی عبدالرحمٰن صاحب گلبرگہ کے ساتھ مبلغ پندرہ ہزار روپیہ حق مہر پر مکرم محمد عبداللہ صاحب بی ایس سی ایل ایل بی نے مورخہ ۱۵ر جنوری ۱۹۸۴ء کو مسجد احمدیہ بی بی بازار میں پڑھا۔ اور رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دُعا کروائی جس میں بہت سے احمدی احباب کے علاوہ غیر از جماعت دوست بھی شریک ہوئے۔ مورخہ ۸۴-۱-۱۶ کو بمقام گلبرگہ دعوتِ ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ مکرم قریشی محمد یوسف صاحب نے اس خوشی میں بطور شکرانہ مختلف مدات میں یکصد بیس روپیہ ادا کئے ہیں۔ فجزاہ اللہ خیراً۔ خاکسار : محمود احمد سعید فاضل واقف زندگی تیماپور

(۳) مورخہ ۸۴-۱-۲۲ کو بعد نماز عصر مسجد مبارک میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان نے عزیز حمید الدین خان صاحب ابن مکرم محمد موسیٰ خان صاحب مقیم حیدرآباد کا نکاح مسماۃ عزیزہ صالحہ نسرین بنت مکرم محمد رحمت اللہ صاحب غوری ساکن حیدرآباد کے ساتھ گیارہ ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا اور رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دُعا کروائی۔ اس خوشی میں مکرم احمد حسین صاحب حیدرآباد نے بطور شکرانہ بیس روپیہ اعانت بدر میں بھجوائے ہیں۔ فجزاہ اللہ خیراً۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

قارئین بدر سے ہر سہ رشتوں کے ہر جہت سے بابرکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ ہونے کے لئے دُعا کی درخواست ہے ؏ (ادارہ)

ولادت :

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کی ہمشیرہ مکرمہ امۃ العزیز صاحبہ اہلیہ مکرم مجید خان صاحب کو بتاریخ ۸۴-۱-۴ قادیان میں دُوسری بیٹی عطا فرمائی ہے۔ جس کا نام "شہناز حق" تجویز کیا گیا ہے۔ نومولودہ مکرم شیخ محمد صاحب گجراتی درویش کی نواسی اور مکرم ثمر خان صاحب آف بنگال کی پوتی ہے۔ قارئین سے نومولودہ کے نیک صالحہ و خادمہ دین اور والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک بننے کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ خاکسار : رفیق احمد ناصر قادیان۔

درخواست ہائے دُعا

● محترمہ ثریا غازی صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالحمید صاحب غازی مقیم کرائیڈن (انگلینڈ) تیس روپیہ اعانت بدر میں ادا کر کے اپنے شوہر اور بچوں کی صحت و سلامتی اور دینی و دنیاوی ترقیات کیلئے۔ ● مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ سلسلہ کلکتہ لکھتے ہیں کہ مکرم شہزادہ پرویز صاحب کلکتہ کے والد مکرم محمد سعید صاحب تشویشناک طور سے بیمار ہو کر نرسنگ ہوم میں داخل ہیں۔ موصوف کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے۔ ● مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب احمدی بھدرک جملہ پریشانیوں کے ازالہ، بابرکت روزگار مہیا ہونے اور والدین کی صحت و سلامتی کے لئے۔ ● مکرم شرافت اللہ خان صاحب والڈر (مغربی جرمنی) اسّی روپیہ اعانت بدر میں ادا کر کے اپنے اہل و عیال کی دینی و دنیوی ترقیات اور نیک مقاصد میں حصول کامیابی کے لئے قارئین کرام سے دُعا کی درخواست کرتے ہیں ؏ (ادارہ)

FOR BEAUTIFUL AND DURABLE RINGS OF

MADE OF PURE GOLD & SILVER AND ALL TIPES OF ORNAMENTS. IN LATEST DISIGNS

PLEASE CONTACT:-

KASHMIR JEWELLERS
OPPOSITE MASJID AQSA QADIAN-143516.

کیرالہ میں ۲۶ ویں آل کیرالہ احمدیہ مسلم کانفرنس کا کامیاب انعقاد

● علماء سلسلہ کی پُرمغز علمی اور دینی تقاریر ● تبلیغی و تربیتی اجلاسات اور ذیلی تنظیموں کے روح پرور اجتماعات ● دس افراد کا قبول احمدیت ● اخبارات اور ریڈیو کی جانب سے غیر معمولی دلچسپی کا اظہار ● شدید مخالفت کے ماحول میں حق و صداقت کی کامیابی کا درخشندہ نشان

رپورٹ مرسلہ مکرم ... صوبائی امیر ...

یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل وکرم ہے کہ مورخہ ۱۲، ۱۳، ۱۴ اور ۱۵ جنوری کی تاریخوں میں آبی نہروں اور ناریل کے باغات سے گھرے ہوئے کیرالہ کے ایک نہایت ہی خوبصورت گاؤں ... میں آل کیرالہ احمدیہ کانفرنس نہایت ... اور غیر معمولی شان و شوکت کے ساتھ منعقد ہوئی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

... میں ایک مختصر ... قائم ہوئی تھی۔ ... کے دورے ہی ... مکرم ... ایم اے محمد صاحب نے اپنے خرچ پر ایک مسجد تعمیر کروائی جس کے ساتھ ہی یہاں شدید مخالفت شروع ہو گئی مگر ... مخالفت زور پکڑتی گئی اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کو بھی ترقی حاصل ہوتی گئی ... جماعت کے خلاف جماعت اسلامی کی پشت پناہی میں انجمن اشاعت اسلام کے نام سے ایک جماعت ... کی گئی جس کی اندھا دھند مخالفت جماعت کی ترقی اور تبلیغ کی توسیع کے لئے کھاد کا کام دے گئی اور کئی سعید روحوں کے لئے قبول حق کا باعث بنی جس کے نتیجہ میں مسجد احمدیہ کو دو منزلہ کرنا پڑا پھر بھی یہ مسجد ناکافی ثابت ہوئی اب حال ہی میں محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان نے اپنے دورۂ کیرالہ کے موقعہ پر اس مسجد کی توسیع کے لئے ... بنیاد رکھا ہے۔

کانفرنس کی تشہیر صوبہ بھر میں رنگین اشتہارات اخبارات اور ریڈیو کے ذریعہ وسیع پیمانے پر کی گئی جس کے نتیجہ میں بفضلہ تعالیٰ کیرالہ کی ۲۰ جماعتوں کے ... ۱۲۰۰ نمائندگان کے علاوہ صوبہ تامل ناڈو کی ... جماعتوں یعنی مدراس، میلاپالم، شنکرن کوئل ... کوئمبٹور۔ نیز صوبہ کرناٹک کی تین جماعتوں بنگلور، مرکرہ۔ اور تیماپور سے بھی کثیر تعداد میں احباب تشریف لائے احباب جماعت کے علاوہ ہزاروں کی تعداد میں غیر از جماعت افراد نے بھی شرکت کی جلسہ عام کے دوران تین اور ساڑھے تین ہزار کے درمیان حاضری تھی۔

امام مہدی نگر

مسجد احمدیہ سے کچھ فاصلہ پر ناریل کے درختوں سے آراستہ ... زمین پر نہایت خوبصورت جلسہ گاہ تعمیر کی گئی اور اس کا نام "امام مہدی نگر" رکھا گیا۔ جلسہ گاہ کے اردگرد کے درختوں کو رنگ برنگے قمقموں سے مزین کیا گیا جلسہ گاہ کے ساتھ ہی باجماعت نمازوں کی ادائیگی تربیتی ... ذیلی تنظیموں کے سالانہ اجتماعات اور مقابلہ جات کے لئے ایک وسیع پنڈال بنایا گیا جس میں سینکڑوں کی تعداد میں آئے ہوئے مندوبین کی شب باشی کا بھی انتظام تھا۔ اس پنڈال سے ملحق ہی ایک DINING HALL بھی بنایا گیا جہاں تینوں دن تینوں وقت کے لئے نہایت عمدگی سے کھانا تیار کروا کر کھلانے کا بھی انتظام کیا گیا تھا۔

پرچم کشائی

مورخہ ۱۲ جنوری بعد نماز جمعہ بوقت تین بجے مکرم ڈاکٹر منصور احمد صاحب صدر صوبائی ... کمیٹی نے پرچم کشائی کی رسم ادا کی جونہی لوائے احمدیت فضاء میں ... لہرایا تمام فضاء نعرہ تکبیر اور دیگر اسلامی نعروں سے گونج اٹھی۔ یہ منظر اس جہت سے بے حد ایمان افروز تھا کہ جس جگہ مخالفوں نے احمدیت کو ملیا میٹ کرنے کے لئے انتھک کوشش کی تھی آج اسی جگہ سے سینکڑوں کی تعداد میں لوگ احمدیت زندہ باد کا نعرہ بلند کر رہے تھے پرچم کشائی کے بعد مکرم صدیق امیر علی صاحب نے لوائے احمدیت کے رنگ اور اس میں ثبت شدہ نشانات کی تشریح فرمائی۔ پرچم کشائی کے موقعہ کی تصویر رپورٹ کے ساتھ مقامی اخبارات ... ملایالہ منورما اور ماتروبھومی نے دوسرے ہی دن شائع کی۔

مقابلہ جات

شام پانچ تا آٹھ بجے مجالس انصاراللہ اور خدام الاحمدیہ کے مقابلہ جات برائے تلاوت نظم اور تقریر منعقد ہوئے۔ جن میں کئی افراد نے نہایت شوق سے حصہ لیا۔

دوسرے دن کا پروگرام

مورخہ ۱۳ جنوری کی صبح نماز فجر اور درس القرآن ... سے دوسرے دن کی کارروائی کا آغاز ہوا ... تاریخ کو خاکسار نے اور ۱۵ کو محترم مولوی محمد ابوالوفا صاحب نے قرآن مجید کا درس دیا۔ صبح ۹ بجے تا ایک بجے مجلس اطفال الاحمدیہ کے تلاوت قرآن مجید، نظم خوانی اور تقاریر کے مقابلہ جات ہوئے اس میں کیرالہ کی مختلف جماعتوں سے آئے ہوئے اطفال نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ یہ پروگرام نہایت دلچسپ اور بہت ایمان افروز تھا۔

اجتماع مجلس انصاراللہ

بعد نماز ظہر و عصر مجالس انصاراللہ کیرالہ سٹیٹ کا اجتماع زعیم اعلیٰ محترم سی کنجی عبداللہ صاحب (پینگاڈی) کی زیر صدارت جناب عبدالقادر ماسٹر صاحب کی تلاوت قرآن مجید اور مکرم این کنجی احمد صاحب کی نظم خوانی کے ساتھ شروع ہوا۔ سب سے پہلے صاحب صدر نے محترم ناظم اعلیٰ مرکزیہ کی طرف سے موصولہ ایک پیغام سنا کر انصاراللہ کی عظیم ذمہ داریوں پر روشنی ڈالی۔ اس سے قبل محترم مولوی محمد ابوالوفا صاحب نے اپنی قیمتی نصائح کے ساتھ اجتماع کا افتتاح فرمایا

بعدہ اس اجتماع سے خاکسار محمد عمر، محترم صدیق امیر علی صاحب اور مکرم مولوی ابوبکر صاحب معلم وقف جدید نے خطاب کیا صوبائی مجلس عاملہ کے انتخاب، دیگر ضروری پروگراموں کی ترتیب اور دعا کے بعد یہ اجتماع نہایت خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

کانفرنس کا پہلا اجلاس

کانفرنس کا پہلا اجلاس محترم مولوی محمد ابوالوفا صاحب انچارج مبلغ کیرالہ کی زیر صدارت مکرم کنجی احمد صاحب کی تلاوت قرآن مجید کے ساتھ شروع ہوا۔ سب سے پہلے مکرم ایم اے محمد صاحب صدر استقبالیہ کمیٹی نے تعارفی تقریر کی اس کے بعد مکرم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان (مدراس) نے انگریزی میں افتتاحی تقریر کی۔ جس میں آپ نے بتایا کہ جماعت احمدیہ پیار و محبت اور رواداری کا پیغام لے کر اکناف عالم میں پھیل رہی ہے اس میدان میں جماعت احمدیہ کو جو عظیم الشان کامیابی حاصل ہو رہی ہے آج کی یہ کانفرنس اس کی ایک زندہ دلیل ہے آپ نے بتایا کہ اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کی ایک بہت ... اللہ تعالیٰ کے ساتھ رابطہ اور تعلق پیدا کر رہا ہے۔

پیغام محترم ناظر صاحب اعلیٰ

افتتاحی تقریر کے بعد مکرم منصور احمد صاحب نے محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ کا پیغام پڑھ کر سنایا۔ آپ نے اپنے پیغام میں جماعت ہائے احمدیہ کیرالہ تبلیغی میدان میں جو سرگرمی دکھا رہی ہیں اس پر اپنی خوشنودگی کا اظہار کرتے ہوئے داعی الی اللہ بننے اور نئی نسل کی اصلاح و تربیت کی طرف خصوصی توجہ دلائی

مخالفت

جیسا کہ ابتداء میں بتایا گیا ہے کہ اس علاقہ میں کچھ عرصہ سے شدید مخالفت چل رہی ہے انجمن اشاعت اسلام نام کی ایک تنظیم نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب میں سے بعض اقتباس سیاق و سباق سے کاٹ کر عوام الناس کو دھوکہ دینے اور جماعت احمدیہ کے خلاف بدظنی پیدا کرنے کے لئے بڑے بڑے تختوں پر لکھ کر بازار میں آویزاں کئے تھے نیز جماعت کے عقائد کے خلاف اور حضور اقدس علیہ السلام کے اقتباسات پر مشتمل ایک پمفلٹ بھی بہت وسیع پیمانے پر تقسیم کیا تھا چنانچہ اس کا ردّ عمل معلوم کرنے اور جواب حاصل کرنے کے لئے نیز حق و صداقت کی تلاش میں کوڈیا تھور اور مضافات سے ہزاروں کی تعداد میں مسلمان آ جمع ہوئے تھے۔ اس وجہ سے جلسوں کے دوران جلسہ گاہ ہمیشہ بھری رہتی تھی نیز جلسہ گاہ کے اردگرد اور جلسہ گاہ ... آنے والے راستہ میں لوگوں کا بہت ہی ہجوم تھا۔

(باقی ... آئندہ)

محترم ... آیت قرآنی فان تنا
زعتم فی ... فردوہ الی اللّٰہ ورسولہ
کی ... قرآن و احادیث

کی امتیاز پر عقائد احمدیت پر روشنی ڈالی نیز خلافت احمدیہ کی برکات اور اس کے تقاضوں پر سیر حاصل بحث فرمائی اس کے بعد سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے زیر عنوان خاکسار نے ۔ مکرم ایچ عبدالرحیم صاحب صدر جماعت احمدیہ کینانور اور نمائندہ اخبار ماتربھومی نے اسلام اور دیگر مذاہب کے عنوان پر اور مکرم مولوی محمد یوسف صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ نے ختم نبوت کے موضوع پر تقریر کی ۔ مکرم پی ۔ ایم عبداللہ صاحب جنرل سیکریٹری جماعت احمدیہ کوڈیاتھور کے شکریہ کے ساتھ آج کے اجلاس کی کارروائی بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی ۔

تیسرے دن کا پروگرام

سالانہ کانفرنس کے تیسرے دن مورخہ ۵ر جنوری بروز اتوار صبح دس بجے تا گیارہ بجے جماعت ہائے کیرالہ کی ایک جنرل باڈی کی میٹنگ بلائی گئی جس میں سالانہ بجٹ پر غور اور کی جانے والی بعض تجاویز کے بارے میں اور دیگر اہم امور کے متعلق فیصلہ جات کئے گئے ۔

اس کے بعد خاکسار نے فیصلوں کا اعلان کرتے ہوئے مختصر طور پر احباب کو خطاب کیا ۔

تربیتی اجلاس

اس کے بعد مکرم این کنجی احمد صاحب سیکریٹری تعلیم صوبائی کمیٹی کی زیر صدارت ایک تربیتی اجلاس مکرم جناب عبدالشکور صاحب کی تلاوت اور مکرم مولوی حمیدالدین صاحب شمس کی نظم خوانی کے بعد شروع ہوا ۔ مکرم جناب P.A کنجامو صاحب صدر جماعت احمدیہ پی کھنڈہ نے اجلاس کا افتتاح کرتے ہوئے ۔ جماعت میں آئندہ نسلوں کی تعلیم و تربیت کے تعلق میں بعض نہایت مفید مشورے دیئے اس کے بعد مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر مبلغ بنگلور مکرم مولوی محمد علوی صاحب فاضل مبلغ میلاپالم (تامل ناڈو) مکرم مولوی محمد فاروق صاحب مبلغ کروناگپلی مکرم مولوی ابوبکر صاحب معلم وقف جدید ۔ مکرم سی ایچ ۔ ابوبکر صاحب معلم مکرم سی ایچ عبدالرحمٰن صاحب معلم اور مکرم ایم ۔ ابوبکر صاحب کوریا نے تربیت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی ۔ آخر میں مکرم سیدروس کٹی صاحب سیکریٹری تبلیغ صوبائی کمیٹی نے صوبہ بھر میں ۱۹۸۲ء میں جو تبلیغی سرگرمیاں سرانجام دی گئیں ان کی رپورٹ پیش کی

بیعتیں

ظہر و عصر کی نمازوں کے بعد دس افراد جن میں ایک سنتارن کوٹی تامل ناڈو کے دوست ہیں بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے سب سے پہلے مکرم مولوی محمد ابوالوفا صاحب نے شرائط بیعت پڑھ کر سنائیں اس کے بعد بیعت کے الفاظ پڑھ کر سنائے جنہیں نومبائعین نے دہرایا ۔ یہ نظارہ بہت ایمان افروز تھا ۔

صوبائی مجلس خدام الاحمدیہ کا اجلاس

بعد دوپہر تین بجے مکرم ٹی ۔ کے محمد صاحب صوبائی قائد خدام الاحمدیہ کی زیر صدارت ایک اجلاس منعقد ہوا ۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد مکرم مولوی حمیدالدین صاحب شمس نے حضرت مسیح موعود کی ایک نظم خوش الحانی سے سنائی ۔ مکرم منصور احمد صاحب (سیکریٹری مال صوبائی خدام الاحمدیہ) مکرم وی ۔ ٹی بشیر احمد صاحب سیکریٹری وقار عمل مکرم ٹی ۔ احمد سعید صاحب معتمد اور دیگر عہدیداران نے اپنی اپنی رپورٹیں پیش کیں ۔ اس کے بعد آئندہ کے لئے خدام الاحمدیہ کی سرگرمیوں کا ایک خاکہ تیار کیا گیا ۔ آخر میں محترم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب نے خدام الاحمدیہ کو داعی الی اللہ بننے کی حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی بابرکت تحریک پر روشنی ڈالی یہ اجلاس بھی نہایت خیر و خوبی سے اختتام پذیر ہوا ۔

دوسرا اجلاس

صوبائی کانفرنس کا دوسرا اجلاس شام ۴ بجے محترم جناب صدیق امیر علی صاحب ممبر صدر انجمن احمدیہ قادیان کی زیر صدارت مکرم ایم عبداللطیف صاحب کی تلاوت قرآن مجید کے ساتھ شروع ہوا ۔

تقسیم انعامات

سب سے پہلے پچھلے دونوں دن منعقد ہوئے مجالس اطفال الاحمدیہ اور خدام الاحمدیہ کے تلاوت نظم اور تقاریر کے مقابلہ جات میں اول، دوم اور سوم آنے والوں کو صوبائی کمیٹی کی طرف سے اسناد اور نقدی انعامات محترم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب نے تقسیم فرمائے

سائیکل سواروں کو ترغیبی انعامات

یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ کیرالہ کی جنوبی سرحد موگرال سے جلسہ میں شرکت کے لئے تین صد کیلو میٹر سائیکل پر سفر کرتے ہوئے تین خدام مکرم ناصر احمد صاحب صدیق ۔ مکرم سید اشرف صاحب اور مکرم ایم ۔ پی ۔ عثمان صاحب آئے تھے ۔ انہیں جلسہ میں ترغیبی انعامات دیئے گئے ۔ اس کے علاوہ شمالی کیرالہ کے تمام مسلمان طلباء میں امسال کے میٹرک کے امتحان میں اول آنے والے احمدی طالب علم جی یاسین کو احمد صاحب ابن پی ۔ عبدالسلام صاحب آف کینانور کو سند اور نقد انعام دیئے گئے

مکرم ڈاکٹر منصور احمد صاحب صوبائی صدر کے استقبالیہ خطاب کے بعد محترم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب نے دوسرے دن کے اجلاس کا افتتاح کرتے ہوئے جلسہ کی غرض و غایت مختلف اہم تبلیغی و تربیتی امور پر روشنی ڈالی ۔

صاحب صدر مکرم صدیق امیر علی صاحب نے افتتاحی تقریر میں بتایا کہ آج کی دنیا میں احمدیت ایک عظیم الشان طاقت بن گئی ہے کہ اس کی طرف ایک دنیا توجہ دینے پر مجبور ہو رہی ہے ۔ اور حکومتیں بھی حرکت میں آ رہی ہیں اور عالمگیر سطح پر ان کی مخالفت ہو رہی ہے

تقاریر

اس کے بعد مکرم مولوی حمیدالدین صاحب شمس مبلغ سلسلہ احمدیہ نے حضرت رسول اکرم صلعم کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عشق و محبت مختلف واقعات کی روشنی میں عنوان پر تقریر کی آپ کی تقریر کا مکرم احمد سعید صاحب ساتھ ساتھ ملیالم میں ترجمہ سناتے رہے اس کے بعد محترم مولوی محمد ابوالوفا صاحب نے حالات حاضرہ کے بارے میں قرآن مجید کی پیشگوئیوں اور ان کا ظہور کے متعلق تقریر کی ۔ آخر میں مکرم ڈاکٹر محمود احمد صاحب لیکچرار شانتی کالج نے سیدنا حضرت رسول کریم صلعم کے عنوان پر ایک پُر از معلومات تقریر کی

عبدہٗ صاحب صدر نے بعض عقائد احمدیت پر مختصر طور پر روشنی ڈالی ۔ آخر میں مکرم اے ۔ کے مسلم صاحب جنرل سیکریٹری صوبائی سنٹرل کمیٹی نے شکریہ ادا کیا بعد دعا یہ مجلس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی ۔

شکریہ

رپورٹ کے آخر میں ہم اپنے پیارے مولیٰ کا شکر بجا لاتے ہیں جس نے ہمیں اپنی امیدوں سے سینکڑوں گنا بڑھ کر اتنا بڑا اجتماع نہایت خیر و خوبی اور کامیابی کے ساتھ منعقد کرنے کی توفیق عطا فرمائی اور اپنی قدرت کاملہ سے یہ ثابت فرمایا کہ کسی بھی قسم کی مخالفت ہماری ترقی کے آگے کسی قسم کی رکاوٹ پیدا نہیں کر سکتی ۔

صوبہ کی تمام جماعتوں خصوصاً پلنگاڈی اور کوڈیاتھور نیز اس کے ارد گرد کی جماعتوں کے نوجوانوں نے اس عظیم مہم کی کامیابی کے لئے انتھک کوشش و محنت کی تھی ۔ ان میں مندرجہ ذیل احباب کرام کے اسماء خصوصی طور پر قابل ذکر ہیں ۔ مکرم ڈاکٹر منصور احمد صاحب صوبائی صدر مکرم اے کے مسلم صاحب جنرل سیکریٹری مکرم پی منصور احمد صاحب ۔ مکرم پی ۔ ایم ۔ عبداللہ صاحب مکرم بشیر احمد صدیق صاحب ۔ مکرم ایم محی الدین صاحب کوریا مکرم وی ۔ ٹی ۔ بشیر احمد صاحب مکرم مولوی محمد یوسف صاحب اور مکرم احمد سعید صاحب وغیرہم کہ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے اور اس کانفرنس کے دوررس نتائج پیدا فرمائے ۔ آمین ۔

درخواست ہائے دعا

● ۔ مکرم سوکرسونو ہالنگ یودو صاحب آف YOGYAKARTA (انڈونیشیا) بشمول امانت بدر مختلف مدات میں یکصد امریکن ڈالر ارسال کر کے نیک مقاصد میں حصول کامیابی اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے ● ۔ مکرم خلیق احمد صاحب بریلی (یوپی) اپنی اور اپنے اہل و عیال کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے ● مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز مبلغ سلسلہ سرینگر (کشمیر) سے مکرم بابو تاج الدین صاحب، مکرم خواجہ عبدالعزیز صاحب اور مکرم غلام رسول صاحب ملک سابق خادم مسجد احمدیہ سرینگر کی کامل صحت و شفایابی اور عزیزان عرفان احمد، عمران احمد و حشمات احمد پسران مکرم فضل احمد صاحب نیز عزیز شمیم احمد شمیم برادر اصغر مکرم ڈاکٹر فاروق احمد صاحب کی دینی و دنیوی ترقیات اور روشن مستقبل کے لئے ● ۔ مکرم مولوی عبدالمومن صاحب راشد مبلغ سلسلہ یادگیر سے مکرم محمود احمد صاحب رائچوری مقیم بمبئی جنہوں نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تحریک داعی الی اللہ کو عملی جامہ پہنانے کے لئے جماعت احمدیہ یادگیر کو ایک عدد ٹیپ ریکارڈ اور چوبیس کیسٹس بطور عطیہ فراہم کئے ہیں کی دینی و دنیوی ترقیات اور موصوف کے بچوں کے روشن مستقبل کے لئے ● ۔ مکرم مولوی محمد عمر صاحب تیماپوری مبلغ سلسلہ جمشید پور لکھتے ہیں کہ مکرمہ یاسمین قادری صاحبہ جمشید پور مختلف مدات میں بیس روپے ادا کر کے اپنی والدہ کی کامل صحت و شفایابی نیز اپنے شوہر اور دونوں بچوں کی صحت و سلامتی اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے ● ۔ مکرم محمد اسماعیل صاحب آرٹسٹ حیدرآباد اپنے بیٹے عزیز ایس الیاس احمد جلیل متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان کی امتحان مولوی فاضل میں نمایاں کامیابی کے لئے ● ۔ مکرم عبدالصمد صاحب کٹک اڑیسہ سے لکھتے ہیں کہ ان کے افسر شری بیرو دہاری مہانتی ڈی آئی جی پولیس کے داماد عزیز رنجیت کمار مہانتی بعارضہ نکسیجارہ میں عزیز موصوف پانچ روپے اعانت بدر میں ادا کر کے ان کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے قارئین بدر کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتے ہیں ۔ (ادارہ)

شاہراہِ غلبۂ اسلام پر

ہماری کامیاب تبلیغی اور تربیتی مساعی

مانٹریال (کینیڈا) میں عید ملن پارٹی

لیفٹیننٹ کرنل ریٹائرڈ محترم محمد سعید صاحب جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ مانٹریال (کینیڈا) تحریر فرماتے ہیں کہ محترم منیر الدین صاحب شمس امیر و مشنری انچارج جماعت احمدیہ کینیڈا کی زیر ہدایت مانٹریال جماعت نے عید الاضحیٰ سے اگلے روز ۱۸ ستمبر کو (اتوار) مشن ہاؤس "النصرت" میں عید ملن پارٹی کا انتظام کیا۔ اس غرض سے دعوتی کارڈز پرنٹ کرا کے مختلف احباب کو بھجوائے گئے۔ چنانچہ اس تقریب میں دیگر مہمانوں کے علاوہ میئر Mr. G. RICPUR - Mr. M. LEDOUX اور تین کونسلرز Mr. M. SEGUIN اور Mr. B. LAURIN بھی شامل ہوئے۔

جس طرح مہمان آتے گئے انہیں "النصرت" ہال میں آویزاں نقشہ جات، تصاویر اور چارٹ (جو اس نے قبل paulein کے Man and his world میں نمائش میں رکھے گئے تھے) کی تفاصیل بتائی گئیں اور جماعت احمدیہ کی عالمگیر تبلیغ اور اشاعت سے انہیں آگاہ کیا گیا۔

۵ بجے شام تقریب کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو مکرم اسامہ سعید صاحب نے کی قرآن مجید کی سورت الصافات کے تیسرے رکوع کی تلاوت کے بعد اس کا ترجمہ انگریزی میں بیان کیا جس میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی خواب اور حضرت اسماعیل کو ذبح کرنے کا ذکر ہے۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم محمد برکات الٰہی صاحب ججوعہ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ مانٹریال نے حاضرین سے خطاب کیا۔ معزز مہمانوں کو خوش آمدید کہنے کے بعد عید الاضحیٰ کی تقریب کی بنیادی غرض بیان کی اور اختصار سے جماعت احمدیہ کی عالمگیر تحریک کا تعارف بھی کرایا۔ حاضرین نے اس خطاب کو پوری دلچسپی اور توجہ سے سنا۔

بعد ازاں کھانا تناول کیا گیا جس کے درمیان تمام حاضرین کے ساتھ احمدیت اور اسلام کے بارہ میں تبادلہ خیالات جاری رہا۔ کھانے کے اختتام پر ہمارے معزز مہمان خصوصی مسٹر Mr. Ledoux نے حاضرین سے خطاب کیا۔ مہمانوں کو مدعو کرنے کا شکریہ بھی ادا کیا اور اس تقریب کی افادیت کا بھی اقرار کیا۔ اختتامی دعا مکرم محمد برکات الٰہی صاحب ججوعہ نے کرائی۔ مہمانوں کو جانے سے قبل احمدیہ لٹریچر بھی دیا گیا جو انہوں نے خوشی سے قبول کیا۔ ۹ بجے شب یہ تقریب بفضل تعالیٰ بخیر و عافیت اختتام کو پہنچی۔

ڈچ ترجمہ قرآن کریم کا تیسرا ایڈیشن شائع کر دیا گیا

مکرم عبد الحکیم صاحب اکمل مبلغ انچارج ہالینڈ اطلاع دیتے ہیں کہ قرآن مجید کے ڈچ ترجمہ کا تیسرا ایڈیشن چھپ کر مشن ہاؤس آ گیا ہے۔ اس کا پہلا ایڈیشن ۱۹۵۳ء میں چھپا۔ دوسرا ایڈیشن ۱۹۶۹ء میں اور اب تیسرا ایڈیشن حسب سابق عربی متن کے ساتھ ڈچ ترجمہ میں شائع ہوا۔

یہ ایڈیشن بہت دیدہ زیب جلدوں میں ہے جن پر سنہری حروف میں قرآن مجید کے الفاظ کندہ ہیں۔ دنیا کے سامنے جماعت احمدیہ دنیا کو قرآن کریم سے متعارف کرانے کے لئے دس زبانوں میں اس کے تراجم شائع کر چکی ہے۔ آٹھ زبانوں میں تراجم زیر تکمیل ہیں بفضل تعالیٰ بعض تراجم کے کئی ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔

فرینکفورٹ میں کتب کی بین الاقوامی نمائش میں جماعت احمدیہ کا سٹال

مکرم عبد الباسط صاحب طارق مبلغ سلسلہ مغربی جرمنی سے اطلاع دیتے ہیں کہ فرینکفورٹ میں کتب کی سالانہ عالمی نمائش ہر سال منعقد ہوتی ہے۔ اس نمائش میں تمام دنیا کے ممالک کے پبلشر اپنا سٹال لگاتے ہیں۔ اس سال اس نمائش میں اسلام کی نمائندگی کرتے ہوئے جماعت احمدیہ مغربی جرمنی نے بھی ایک سٹال لگایا۔ محترم ہدایت اللہ ہیوبش (جرمن نژاد) اور عبد الباسط صاحب طارق صبح ۹ بجے سے شام کے سات بجے تک سٹال پر ڈیوٹی دیتے رہے۔ سٹال پر سارا دن لوگوں کا تانتا بندھا رہتا سٹال پر ترکی۔ فرنچ۔ ڈینش۔ اٹالین میں لٹریچر رکھا گیا زبانی بھی مختلف مسائل پر گفتگو ہوتی اور جماعت سے تعارف کروایا جاتا۔ لوگ یہ گفتگو سننے کے لئے جمع ہو جاتے۔ اس طرح روزانہ ہزاروں لوگوں تک اسلام اور احمدیت کا پیغام پہنچایا گیا۔ عصر کے بعد روزانہ عیسائی پادریوں کی ٹیم آ جاتی اور گروپ بنا کر آتیں اور واقعہ صلیب ابن اللہ نجات اور کفارہ وغیرہ کے مسائل موضوع بحث بنتے اور جلسہ کا سماں

پیدا ہو جاتا۔

دوسری تقریب KRONBERG میں ہوئی جہاں کے ہال میں اس موضوع پر تقریر تھی "اسلام سے ہمیں خطرہ لاحق ہے"۔ نومسلم دوست مکرم ہدایت اللہ صاحب ہیوبش نے بہت اچھے انداز میں جرمن زبان میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔ اسلام خطرہ ہے معاشرہ کی برائیوں مثلاً بے حیائی۔ شراب نوشی بے راہ روی وغیرہ کے لئے اگر اسلامی تعلیمات اس معاشرہ میں نفاذ کر گئیں تو یہ ساری برائیاں ختم ہو جائیں گی۔

ہدایت اللہ صاحب کے بعد جرمن زبان میں عبد الباسط صاحب طارق مبلغ سلسلہ نے تقریر کی آخر میں سوال و جواب کا سلسلہ شروع ہوا۔ اس طرح یہ مجلس ۳ گھنٹہ تک جاری رہی تقدیر کے بعد ایک پادری نے کہا آپ نے اسلام کی تعلیمات اتنی خوبی سے پیش کیں کہ میں بھی ان پر دستخط کرنے کو تیار ہوں۔

ایک تعلیم یافتہ خاتون نے کہا کہ پردہ کی اسلامی تعلیم بہت پُر حکمت ہے اور صرف یہی ہمارے معاشرے کی برائیوں کا علاج ہے۔

جماعت احمدیہ نائیجیریا کے جلسہ سالانہ میں دس ہزار احمدیوں کی شرکت

نائیجیریا سے مکرم منیر بسمل صاحب انچارج مشنری و امیر نائیجیریا اطلاع دیتے ہیں کہ نائیجیریا کا جلسہ سالانہ الحمد للہ بخیریت منعقد ہوا۔ دس ہزار نمائندگان نے شمولیت فرمائی۔ ٹوگو۔ غانا اور بینن سے بھی نمائندگان شریک جلسہ ہوئے۔ جلسہ کے بارہ میں ٹی۔ وی نے دو بار۔ ریڈیو نے گیارہ بار خبر نشر کی۔ لجنہ اماء اللہ کا اجلاس اس موقع پر الگ منعقد ہوا۔

حضور ایدہ اللہ کا روح پرور پیغام حاضرین کو سنایا گیا۔ شرکائے جلسہ نے اللہ اور دین اسلام کی خاطر ہر قسم کی قربانی پیش کرنے کا عہد کیا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ نائیجیریا میں دین اسلام کو بہت قوت و شوکت عطا ہو اور اس ملک میں اللہ تعالیٰ کی توحید اور دین مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا بلند سے بلند تر لہرانے کی سعادت نصیب ہو۔ اور نائیجیریا سمیت تمام مغربی افریقہ اور دنیا پھر جلد از جلد امت واحدہ بن کر خدا تعالیٰ کی غلامی میں داخل ہو جائے۔ آمین۔

ترکی زبان میں ایک احمدی مبلغ کی نمایاں کامیابی

جماعت احمدیہ کے ایک مبلغ مکرم عبد الغفار صاحب بہاولپوری کو استنبول یونیورسٹی سے پی ایچ ڈی کی ڈگری عطا کی گئی ہے انہوں نے پندرھویں صدی کے ایک عالم کی عربی سے ترکی لغت کا جدید ترکی زبان میں ترجمہ کیا ہے اور ترکی سے عربی اور ترکی سے ترکی لغات کا کام مکمل کیا ہے الحمد للہ۔

جماعت احمدیہ کا پیغام دنیا کی ہر قوم تک پہنچانے کے لئے یہ ضروری ہے کہ احباب جماعت میں مختلف زبانوں کے ایسے ماہر ہوں جو اس زبان میں تحریر و تقریر کی ذمہ داریوں کو اہل زبان کی طرح ادا کر سکیں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسی خواہش کا اظہار کیا تھا حضور علیہ السلام کی اس خواہش کی تکمیل میں جامعہ احمدیہ کے فارغ التحصیل طلباء کو مختلف زبانیں سکھائی جاتی ہیں اور خدا کے فضل سے متعدد مبلغین سلسلہ مختلف ممالک کی زبانوں میں نہایت عمدہ مہارت حاصل کر چکے ہیں۔

مکرم عبد الغفار صاحب نے ۱۹۷۳ء میں جامعہ احمدیہ سے شاہد کی ڈگری حاصل کی۔ اس کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر ترکی زبان کی تحصیل کے لئے انہیں استنبول یونیورسٹی میں داخل کرایا گیا جہاں ۱۹۷۸ء میں انہوں نے ایم اے کی ڈگری اور ۱۹۸۳ء میں ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کر لی۔

موصوف کو پی ایچ ڈی کرنے کے لئے ایک نہایت اعلیٰ پایہ کا علمی کام سونپا گیا تھا۔ کسی غیر ملکی کے لئے ترکی زبان میں اس قدر مہارت کا کام سونپا جانا حیرت انگیز تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے موصوف اپنے استادوں کے اعتماد پر پورے اترے اور غیر ترک ہونے کے باوجود ترکی لغت کی تیاری کا مشکل اور پیچیدہ کام نہایت احسن طور پر انجام دیا۔

مکرم عبد الغفار صاحب کے علاوہ ایک اور طالب علم بھی پی ایچ ڈی کی ڈگری کے حصول کے آخری مراحل میں ہیں۔

ترکی زبان میں اس مبلغ سلسلہ کے مہارت حاصل کرنے کے بعد امید ہے کہ ترکی زبان میں جماعت احمدیہ کے لٹریچر کی تیاری کا کام وسیع پیمانے پر ہو سکے گا۔ اور ترکی کو بھی احمدیت یعنی حقیقی اسلام سے پوری طرح متعارف ہونے کا موقع مل سکے گا۔ انشاء اللہ۔

گھانا کی دوسری قومی مذہبی کانفرنس میں نمائندگان جماعت احمدیہ کی شمولیت

حکومت گھانا کی طرف سے سٹیٹ ہاؤس (گورنمنٹ ہاؤس) میں سہ روزہ دوسری قومی مذہبی کانفرنس

مورخہ ۷، ۸ اور ۹ دسمبر ۱۹۸۳ء کو منعقد ہوئی۔ جس میں سربراہ مملکت کے علاوہ وزراء اعلیٰ افسران اور پادری صاحبان نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔

اس کانفرنس کے انعقاد کا مقصد یہ تھا کہ ہر مذہب اور فرقہ کا نمائندہ مذہبی نااتفاقیوں کو دور کرنے میں مدد دے اور ملک کی اخلاقی اور روحانی بدحالی کے مسئلہ کا حل اپنے مذہب کی تعلیم کی روشنی میں پیش کرے۔ چنانچہ اس کانفرنس میں اسلام۔ عیسائیت، بدھ ازم، ہندو ازم اور بہائیت کے نمائندگان کو اپنے اپنے مذہب کے موقف بیان کرنے کی دعوت دی گئی۔ یہ کانفرنس تین روز تک جاری رہی۔ پہلے روز ۷ر دسمبر کو افتتاحی خطاب کے بعد ہر مذہب کے نمائندہ نے "میرے مذہب کی رو سے قومی ترقی کے لئے روحانی اور اخلاقی اصول" کے موضوع پر تقریر کرنا تھی۔ چنانچہ مکرم عبدالوہاب بن آدم صاحب نے اسلام کی نمائندگی کرتے ہوئے چالیس منٹ تک خطاب کیا جو بہت پسند کیا گیا۔

ان کے علاوہ دو احمدی بھائیوں مکرم عبداللہ ناصر بوائنگ صاحب ایم ایس سی ڈائریکٹر ٹیچر ٹریننگ کالج "مذہب ایک لعنت ہے" کے رد میں اور مکرم خالد احمد صاحب ایم ایس سی آف غانا اٹامک انرجی کمیشن "مذاہب میں باہمی تصادم کا خطرہ" کے موضوع پر تقریر کی۔

ہر سہ تقاریر میں قرآن کریم اور احادیث سے باقاعدہ حوالہ جات دیتے ہوئے اسلام کے موقف کو بیان کیا گیا۔ جبکہ اس موقع پر دیگر نمائندگان نے جو تقاریر کیں وہ ان کے مذاہب کے موقف اور اس کی روحانی و اخلاقی اقدار بیان کرنے کی بجائے محض جذباتی یا سیاسی رنگ رکھتی تھیں۔

اس کانفرنس کا ایک دلچسپ اور اہم ترین پہلو یہ بھی ہے کہ کانفرنس کے انعقاد سے قبل وزیر ثقافت کی طرف سے اس کانفرنس میں سربراہ مملکت کا افتتاحی خطاب تیار کرنے کے لئے جماعت سے درخواست کی گئی تھی۔ چنانچہ ان کی خواہش پر مکرم عبدالوہاب بن آدم صاحب امیر جماعت احمدیہ گھانا نے تقریر تیار کر کے بھجوائی۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت کا یہ اعزاز بھی دراصل گھانا میں مذہبی رواداری اور اخلاق کی سربلندی کے لئے اس کی بے لوث مساعی کے اعتراف کے طور پر ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

لجنہ اماء اللہ اور ناصرات الاحمدیہ کے اجتماعات

● ــــ مکرمہ فوزیہ مُبینہ صاحبہ سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ شیموگہ تحریر کرتی ہیں کہ مورخہ ۲۵-۱۲-۸۳ کو مقامی ناصرات کا چھٹا سالانہ اجتماع مکرم میر جعفر صادق صاحب صدر جماعت کے مکان پر منعقد ہوا۔ مقابلہ جات کے لئے دو معیار مقرر کئے گئے تھے۔ جن کے اجتماع کے دوران حُسن قرأت۔ حفظ قرآن۔ نظم خوانی۔ تقاریر۔ مشاہدہ و معائنہ۔ پرچی کھیل اور بیت بازی کے علیحدہ علیحدہ مقابلے کرائے گئے نیز دینی معلومات کا امتحان بھی لیا گیا۔ بچیوں نے بہت ذوق و شوق سے حصہ لیا۔ تربیتی اجلاس کی صدارت مکرمہ زاہرہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ شیموگہ نے کی۔ تلاوت کلام پاک، عہد ناصرات الاحمدیہ اور نظم خوانی کے بعد آپ نے قیمتی نصائح کرنے کے بعد اجتماع کی کامیابی کے لئے دعا کرائی۔ مقابلہ جات میں ججز کے فرائض مکرمہ خورشید بیگم صاحبہ، مکرمہ ساجدہ بیگم صاحبہ اور مکرمہ امۃ الرحیم صاحبہ نے سر انجام دیئے۔ بفضلہ تعالیٰ اجتماع ہر لحاظ سے کامیاب رہا۔ اللہ تعالیٰ بہتر نتائج برآمد کرے۔ آمین۔

● ــــ مکرمہ شکیلہ اختر صاحبہ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ کلکتہ رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۲۹ و ۳۰-۱۲-۸۳ کی تاریخوں میں علی الترتیب لجنہ اماء اللہ اور ناصرات الاحمدیہ کلکتہ کا سالانہ اجتماع منعقد ہوا جس میں حُسن قرأت۔ نظم خوانی۔ تقاریر۔ حفظ قرآن اور دینی معلومات کے مقابلے کرائے گئے ممبرات نے بہت ذوق و شوق سے اِن مقابلوں میں حصہ لیا۔ ناصرات کے مقابلوں کے لئے مکرمہ زبیدہ بیگم صاحبہ سہگل۔ مکرمہ بشارت جہاں صاحبہ اور خاکسار نے ججز کے فرائض سر انجام دیئے جبکہ لجنہ کے مقابلوں میں یہ فریضہ مکرمہ زبیدہ بیگم صاحبہ سہگل، مکرمہ ناصرہ بیگم صاحبہ اور مکرم صلاح الدین صاحب نے سر انجام دیا۔ اللہ تعالیٰ ہماری مساعی میں برکت ڈالے۔ آمین۔

● ــــ مکرمہ اعظم النساء صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ حیدرآباد تحریر فرماتی ہیں کہ مورخہ ۱۹-۱۱-۸۳ کو لجنہ اماء اللہ آندھرا پردیش کا سالانہ اجتماع احمدیہ جوبلی ہال حیدرآباد میں منعقد ہوا۔ الحمد للہ کہ امسال حیدرآباد کے علاوہ سکندرآباد۔ شادنگر۔ جڑچرلہ۔ اور چنتہ کنٹہ کی چالیس ممبرات نے اجتماع میں شرکت کی۔ حسب پروگرام مورخہ ۱۹-۱۱-۸۳ کو دو اجلاس منعقد ہوئے۔ جس سے مکرمہ محمودہ رشید صاحبہ اور خاکسار اعظم النساء نے خطاب کیا۔ اجتماع میں حسن قرأت۔ نظم خوانی۔ تقاریر۔ فی البدیہہ تقاریر۔ پیغام رسانی مشاہدہ و معائنہ اور بیت بازی کے مقابلے کرائے گئے۔ دینی معلومات کا امتحان بھی لیا گیا جن میں ممبرات نے پورے ذوق و شوق سے حصہ لیا۔ اجتماع کو کامیاب بنانے کے لئے لجنہ کی سیکرٹریان نے بہت محنت کی فجزاھن اللہ خیراً۔ مقابلہ جات میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والی ممبرات کے علاوہ حسن کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والی بہنوں کو بھی خصوصی انعامات دیئے گئے۔ اللہ تعالیٰ ہماری مساعی کو قبول فرمائے۔ آمین

پروگرام دورہ مکرم وحید الدین صاحب شمس بطور انسپکٹر تحریک جدید

علاقہ مہاراشٹر۔ کرناٹک۔ آندھرا و تامل ناڈو

جملہ جماعت ہائے احمدیہ مہاراشٹر۔ کرناٹک۔ آندھرا و تامل ناڈو کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مورخہ ۱۰-۲-۸۴ سے انسپکٹر صاحب موصوف درج ذیل پروگرام کے مطابق پڑتال حسابات و وصولی چندہ تحریک جدید کے سلسلہ میں دورہ کریں گے۔ لہٰذا جملہ عہدیداران جماعت و مبلغین و معلمین سلسلہ سے انسپکٹر صاحب کے ساتھ کما حقہٗ تعاون کرنے کی درخواست ہے۔

وکیل المال تحریک جدید قادیان

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی	نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
قادیان	-	-	۱۰ ۲/۸۴	سادنت واڑی	۸ ۳/۸۴	۱	۹ ۳/۸۴
بمبئی	۱۲ ۲/	۳	۱۵	سورب	۹	۱	۱۰
حیدرآباد۔ عادل آباد	۱۶	۶	۲۲	ساگر	۱۰	۱	۱۱
سکندرآباد				شیموگہ	۱۱	۳	۱۴
شادنگر	۲۲	۱	۲۳	مرکرہ۔ واناگور	۱۵	۳	۱۸
جڑچرلہ	۲۳	۱	۲۴	بنگلور	۱۸	۴	۲۱
محبوب نگر	۲۴	۱	۲۵	مدراس	۲۲	۴	۲۶
دڈمان۔ چنتہ کنٹہ	۲۵	۳	۲۸	میلا پالیم	۲۷	۱	۲۸
یادگیر	۲۸	۳	۲ ۳/	ٹوٹوکیرین	۲۸	۱	۲۹
گلبرگہ	۲ ۳/	۱	۳	شنکرن کوئل	۲۹	۱	[illegible]
دیودرگ	۳	۱	۴	کوٹار	۳۰	۱	۳۱
تیماپور	۴	۱	۵	مدراس	۱ ۴/۸۴	۱	[illegible]
ہبلی	۵	۱	۶	قادیان براستہ			
لونڈا	۶	۱	۷	حیدرآباد	۳ ۴/۸۴	-	-
بلگام	۷	۱	۸	-	-	-	-

دسواں آل اڑیسہ خدام الاحمدیہ اجتماع

جملہ اراکین مجالس خدام الاحمدیہ اڑیسہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ آل اڑیسہ خدام الاحمدیہ کا دسواں سالانہ اجتماع امسال کیرنگ میں مورخہ ۲۵، ۲۶ر فروری ۱۹۸۴ء کو منعقد ہوگا۔ کیرنگ پہنچنے کے لئے خوردہ سے ایک بس صبح ۱۰ بجے اور دوسری رات ۹ بجے آتی ہے۔ تمام خدام مورخہ ۲۴-۲-۸۴ تک کیرنگ پہنچ کر اپنے اس اجتماع کو ہر جہت سے کامیاب بنائیں۔ اجتماع کے چیئرمین مکرم سلامت اللہ خاں صاحب نائب صدر جماعت کیرنگ مقرر ہوئے ہیں اور موصوف کے بعد اجتماع کی جنرل نگرانی مکرم ڈاکٹر محمد انوار الحق صاحب قائد علاقائی کی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کو ہر لحاظ سے کامیاب کرے۔ آمین

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

تبادلہ مبلغین

نظارت ہذا کی طرف سے حسب ذیل مبلغین کا تبادلہ جن جماعتوں میں کیا گیا ہے ان کا پتہ ذیل میں درج کیا جا رہا ہے احباب ان پتہ جات پر ان سے خط و کتابت کریں۔

1- MAULVI BASHARAT AHMAD. sb. BASHIR.
C/o MR. SHAFIULLAH. SADAR JAMAT AHMADIYYA.
B, ALBERT VICTOR ROAD = FORT.
BANGALORE 560002 (KARNATAKA.)

2- MAULVI BASHARAT AHMAD. sb. MAHMOOD.
AHMADIYYA MOSQUE.
WARD. No. 3
POONCH CITY-185101 (J&K)

پروگرام دورہ مکرم سید صباح الدین احمد صاحب انسپکٹر بیت المال آمد

برائے صوبہ بہار۔ بنگال۔ اڑیسہ

جملہ جماعت ہائے احمدیہ صوبہ بہار، بنگال و اڑیسہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مورخہ ۱۱ ۲/۸۴ سے انسپکٹر صاحب موصوف پڑتال حسابات و وصولی چندہ جات و بجٹ تشخیص برائے سال تبلیغ ۸۴-۸۵ء کے سلسلہ میں دورہ پر روانہ ہو رہے ہیں۔ لہٰذا تمام عہدیداران جماعت و مبلغین و معلمین سلسلہ سے انسپکٹر صاحب موصوف کے ساتھ کماحقہٗ تعاون کی درخواست ہے۔ متعلقہ جماعتوں کے سیکرٹریان مال کو بذریعہ خطوط بھی اطلاع دی جا رہی ہے۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی	نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
قادیان	-	-	۱۱ ۲/۸۴	مہو بھنڈار	۴ ۴/۸۴	۱	۵ ۴/۸۴
آرہ	۱۲ ۲/۸۴	۲	۱۴	جمشید پور	۵	۲	۷
اردل	۱۴	۱	۱۵	چکر دھر پور	۷	۱	۸
گیا	۱۵	۱	۱۶	روڑکیلہ	۸	۲	۱۰
پٹنہ	۱۶	۱	۱۷	سمڈگا	۱۰	۱	۱۱
مظفرپور	۱۷	۱	۱۸	سمبلپور	۱۱	۱	۱۲
موتی ہاری	۱۸	۱	۱۹	لسنہ پردہ	۱۲	۱	۱۳
بھاگلپور۔ برہ پورہ	۲۰	۴	۲۴	کھڑک پور	۱۴	۱	۱۵
نکوڑ	۲۴	۱	۲۵	سورو و ہلدی پدا	۱۵	۳	۱۸
بھاگلپور	۲۵	۱	۲۶	بھدرک تاراکوٹ	۱۸	۳	۲۱
بلاری	۲۶	۱	۲۷	کٹک	۲۱	۳	۲۴
خانپور ملکی۔ بلہر	۲۷	۲	۲۹	بھوبنیشور	۲۴	۲	۲۶
مونگھیر	۲۹	۱	۱ ۳/۸۴	خوردہ کیرنگ	۲۶	۵	۱ ۵/۸۴
بھاگلپور	۱ ۳/۸۴	۱	۲	نرگاؤں	۱ ۵/۸۴	۱	۲
رانچی۔ سملیہ	۳	۲	۵	مانیکا گوڑہ نیاگڑھ	۲	۱	۳
کلکتہ برائیشہ	۶	۱۰	۱۶	برہم پور	۳	۱	۴
بانسرہ	۱۶	۱	۱۷	کوراپوٹ	۴	۱	۵
کبیرا	۱۷	۱	۱۸	کٹک	۶	۱	۷
ڈائمنڈ ہاربر موہن پور	۱۸	۱	۱۹	کرڈاپلی	۷	۲	۹
بنگلہ ہوگلہ	۱۹	۱	۲۰	پینتال	۹	۲	۱۱
کلکتہ	۲۰	۱	۲۱	کوٹ پلہ	۱۱	۱	۱۲
بصرت پور ابراہیم پور	۲۱	۱	۲۲	ارکہ پٹنہ تالبرکوٹ	۱۲	۱	۱۳
کینتھا	۲۲	۱	۲۳	غنچہ پاڑہ	۱۳	۱	۱۴
کانتلہ	۲۳	۱	۲۴	چودوار	۱۴	۱	۱۵
الگرام رائے گرام	۲۴	۱	۲۵	کٹک	۱۵	۱	۱۶
امام نگر	۲۵	۱	۲۶	سرلو نیاگاؤں	۱۶	۱	۱۷
جنڈلی بلاڈنگا	۲۶	۱	۲۷	پارادیپ	۱۷	۱	۱۸
کلکتہ	۲۷	۱	۲۸	کیندراپاڑہ	۱۸	۱	۱۹
بتھاری	۲۹	۱	۳۰	سونگھڑہ	۱۹	۳	۲۲
کلکتہ	۳۰	۱	۳۱	کلکتہ	۲۳	۲	۲۵
موسیٰ بنی مائنز	۳۱ ۳/۸۴	۵	۴ ۴/۸۴	قادیان	۲۷ ۵/۸۴	-	-

اعلان

مکرم مہاشہ محمد عمر صاحب مرحوم جو سلسلہ کے ایک مخلص کارکن اور مبلغ تھے۔ انکے پسماندگان انکے حالات زندگی شائع کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اس لئے اگر کسی دوست کو انکے حالات یا واقعات کے بارہ میں کچھ علم ہو تو وہ دفتر امیر مقامی قادیان میں بھجوا دیں۔

امیر جماعت احمدیہ قادیان

ادائیگی زکوٰۃ اور عہدیداران جماعت کا فرض

زکوٰۃ اسلام کے بنیادی ارکان میں سے ایک اہم رکن ہے جس کی ادائیگی کے لئے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہایت تاکیدی ارشاد فرمایا ہے۔ قرآن شریف میں جہاں کہیں نماز کو قائم کرنے کا حکم دیا گیا ہے وہاں زکوٰۃ کی ادائیگی کا بھی حکم دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہماری جماعت کے اکثر دوست قرآن پاک کے اس حکم پر عمل پیرا ہیں اور بغیر کسی تحریک کے اپنی اس اہم ذمہ داری کو پورا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔

لیکن نظارت ہذا کی معلومات کے مطابق بعض احباب ایسے بھی ہیں جن پر زکوٰۃ تو واجب ہوتی ہے لیکن مسائل زکوٰۃ سے عدم واقفیت کے باعث یا اپنی غفلت کی وجہ سے اُن کی طرف سے زکوٰۃ وصول نہیں ہو رہی ہے لہٰذا عہدیداران جماعت سے درخواست ہے کہ وہ مقامی طور پر صاحب حیثیت افراد کا جائزہ لیں اور زکوٰۃ واجب ہونے کے باوجود ادائیگی نہ کرنے والے دوستوں سے وصولی کا انتظام کر کے ممنون فرما دیں۔

مسائل زکوٰۃ سے متعلق نظارت ہذا کی طرف سے ایک رسالہ چھپوا کر تمام جماعتوں کو بھجوایا جا چکا ہے اگر کسی جماعت یا کسی دوست کو ضرورت ہو تو کارڈ آنے پر مفت ارسال کر دیا جائے گا۔

چندہ الگ ہے اور زکوٰۃ الگ

یہ بھی یاد رہے کہ ایک مسلمان کے ذمہ اس کی عبادت صرف زکوٰۃ دینا ہی نہیں ہے بلکہ اور بھی کئی حقوق اللہ تعالیٰ نے اس پر رکھے ہیں جیسا کہ قرآن کریم کی کثیر التعداد آیات اور احادیث سے ثابت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو چندہ ہر ایک احمدی کے ذمہ لازمی اور حتمی قرار دیا ہے اور اُسے متواتر تین ماہ تک ادا نہ کرنے والے شخص کو اپنی جماعت سے خارج بتایا ہے وہ زکوٰۃ سے بالکل الگ اور علیحدہ ہے اسی طرح حضرت اقدس کے رسالہ الوصیت کے مطابق جو مال صیغہ بہشتی مقبرہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں داخل کرایا جاتا ہے وہ بھی زکوٰۃ سے بالکل الگ ہے۔ غرض زکوٰۃ ایک الگ فریضہ ہے جو باوجود ان مختلف چندوں کے ادا کرنے کے پھر بھی واجب الادا رہتا ہے۔ اور جب تک کہ اُسے زکوٰۃ کی نیت سے نہ دیا جائے ادا نہیں ہوتا۔ تمام صاحب نصاب احباب کی خدمت میں گذارش ہے کہ جس قدر زکوٰۃ آپ کے ذمہ واجب الادا ہے اُسے ادا کر کے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق دے۔ آمین۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

ضروری اعلان

احباب جماعت ہائے احمدیہ یوپی کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مکرم منور خان صاحب صدر جماعت احمدیہ صالح نگر کو صدر انجمن احمدیہ قادیان نے مبلغ دس ہزار روپے (۱۰۰۰۰/-) عطیات برائے تعمیر مسجد احمدیہ صالح نگر علاقہ ملکانہ وصول کرنے کی اجازت دی ہے۔ موصوف ماہ فروری میں وصولی کے لئے دورہ کریں گے احباب اُن کے ساتھ تعاون فرمائیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

درخواست دعا

لائلپور (پاکستان) کے ایک غیر از جماعت دوست مکرم حاجی اکبر علی صاحب مالک لائلپور ٹمبر سٹور کی اہلیہ محترمہ بعارضہ قلب بیمار ہیں۔ موصوف جملہ درویشان کرام اور بزرگان و احباب جماعت کی خدمت میں اپنی اہلیہ کی کامل و عاجل شفایابی نیز خود کی جملہ پریشانیوں کے ازالہ اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست کرتے ہیں۔

خاکسار۔ حافظ اسلام الدین خادم مسجد مبارک قادیان

افضل الذکر لا الہ الا اللہ

(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب :- ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چیت پور روڈ کلکتہ - ۷۳

MODERN SHOE CO.

31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.

PH. 275475
RESI. 273903

CALCUTTA -- 700073.

"الخیر کلہ فی القرآن"

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے۔

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA

PHONE 23-9302

CARDBOARD BOX MFG. CO.

MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.

CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS

15, PRINCEP STREET, CALCUTTA - 700072.

ھُوَ النَّاصِرُ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

کراچی میں

معیاری "دنیا کے معیاری زیورات خریدنے اور بنوانے کے لئے تشریف لائیں !!

الرؤف جیولرز

۱۶ خورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری شمالی ناظم آباد کراچی۔ فون نمبر ۶۱۷۰۶۹

"میں وہی ہوں

جو وقت پر اصلاح خلق کیلئے بھیجا گیا"

"فتح اسلام" صفحہ ۶ تصنیف حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام

(پیشکش)

لبرٹی ہوٹل

نمبر ۵-۲-۱۸
ٹھلک بٹ
حیدرآباد - ۵۰۰۲۵۴

"محبت سب کیلئے
نفرت کسی سے نہیں"

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پیشکش :- سن رائز ربر پروڈکٹس ۲ تپسیا روڈ۔ کلکتہ ۷۰۰۰۳۹

SUNRISE RUBBER PRODUCTS

2- TOPSIA ROAD, CALCUTTA - 700039.

"AUTOCENTRE" :- تار کا پتہ

23-5222
23-1652
ٹیلیفون نمبرز :

آٹو ٹریڈرز

۱۶ - مینگو لین - کلکتہ - ۷۰۰۰۰۱

HM ہندوستان موٹرز لمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار HM

برائے :- ایمبسڈر ● بیڈفورڈ ● ٹریکر

SKF بال اور رولر بیئرنگ کے ڈسٹری بیوٹرز

ہر قسم کی ڈیزل اور پیٹرول کاروں اور ٹرکوں کے اصلی پرزہ جات دستیاب ہیں

AUTO TRADERS

16-MANGOE LANE, CALCUTTA - 700001.

ہر قسم اور ہر ماڈل کے

موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے

AUTOWINGS,

32 - SECOND MAIN ROAD.

C.I.T. COLONY,

MADRAS - 600004.

PHONE NO. 76360.

آٹو ونگس

رحیم کاٹیج انڈسٹریز

RAHIM COTTAGE INDUSTRIES

17-A, RASOOL BUILDING
MOHAMEDAN CROSS LANE
MADANPURA
P.O. BOX : 4583.
BOMBAY - 8.

پرفیکٹ ٹریول ایڈس

PERECT TRAVEL AIDS

D/NO. 2/54 (1)
MAHADEVPET
MADIKERI - 571201.
(KARNATAK)

ریگزین۔ فوم۔ چمڑے۔ جینس۔ اور ونیڈیٹ سے تیار کردہ بہترین معیاری اور پائیدار سوٹ کیس۔ بریف کیس۔ سکول بیگ۔ ایر بیگ۔ ہینڈ بیگ (زنانہ و مردانہ) ہینڈ پرس۔ منی پرس۔ پاسپورٹ کور اور بیلٹ کے مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز

پندرھویں صدی ہجری غلبہ اسلام کی صدی ہے!

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

منجانب :- احمدیہ مسلم مشن - ۲۰۵ نیو پارک اسٹریٹ - کلکتہ ۷۰۰۰۱۶ فون نمبر :- ۴۳۴۷۱۷

ارشادِ نبوی ﷺ

"عُودُوا الْمَرِيضَ وَ أَطْعِمُوا الْجَائِعَ وَ فُكُّوا الْعَانِي"
(بخاری)

ترجمہ :- بیمار کی عیادت کرو۔ بھوکے کو کھانا کھلاؤ اور قیدی کو رہا کرو۔

محتاجِ دعا :- یکے از اراکین جماعت احمدیہ ممبئی (مہاراشٹر)

حدیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم :- "اللہ اپنے بندے کی تب تک مدد کرتا ہے جب تک وہ اپنے بھائی کی مدد میں لگا رہے۔" (بخاری)

ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام :- "غریب اور حلیم اور نیک نیت اور مخلوق کے ہمدرد بن جاؤ تا قبول کئے جاؤ۔" (کشتی نوح)

پیشکش :- محمد امان اختر، نیاز سلطان پارٹنرز
۳۲ - سیکنڈ مین روڈ
سی آئی ٹی کالونی
مدراس ۶۰۰۰۰۴

رحمان موٹرس

ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام

- بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو، نہ ان کی تحقیر۔
- عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو، نہ خود نمائی سے ان کی تذلیل۔
- امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو، نہ خود پسندی سے اُن پر تکبر۔

(از کشتی نوح)

M.MOOSA RAZA SAHEB & SONS
NO. 6, ALBERT VICTOR ROAD, FORT.
GRAM:- MOOSA RAZA
PHONE:- 605558
BANGALORE-2.

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر رہے" (ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ)

اکمل الیکٹرانکس
کورٹ روڈ - اسلام آباد (کشمیر)

احمد اینڈ کو الیکٹرانکس
انڈسٹریز روڈ - اسلام آباد (کشمیر)

ایمپائر ریڈیو - ٹی وی - اوشا پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس۔

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے۔" (ملفوظات جلد ششم صفحہ ۲۱)

فون نمبر ۴۲۹۱۶ ٹیلیگرام :- سٹار بون

سٹار بون ملز اینڈ ٹریڈرز کمپنی

سپلائرز :- کرشڈ بون - بون میل - بون سینیوس - ہارن ہوفس وغیرہ۔

(پتہ)

نمبر ۲/۴/۲۴ عقب کاچی گوڑہ ریلوے سٹیشن - حیدر آباد ۲۷ (آندھرا پردیش)

حیدر آباد میں

فون نمبر :- ۴۲۳۰۱

لیلینڈ موٹر گاڑیوں

کی اطمینان بخش، قابلِ بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز

مسعود احمد ریپیئرنگ ورکشاپ (آغا پورہ)

[illegible] سعید آباد - حیدر آباد (آندھرا پردیش)

"اپنی خلوت گاہوں کو ذکرِ الٰہی سے معمور کرو!"

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

NIR ®
CALCUTTA - 15

پیش کرتے ہیں :- آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل، نیتر ربر، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے